بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِكَتَہٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ریاض الجنۃ

فی فضل الصلوٰۃ والسلام علی سید النّاس والجنّۃ

فضائلِ درود شریف

تالیف
سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر
ادارہ حزب الاسلام

یونٹ
196 ر۔ب گھونہ شرقی فیصل آباد
Tel: 041-8766544

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیۡم ؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ

الۡمُجۡتَبٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ مَعۡدِنِ الۡجُوۡدِ وَالۡعَطَاءِ رَحۡمَۃً لِلّعَالَمِیۡنَ.

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم کا بے پایاں احسان اور کرم ہے کہ اس مالکِ حقیقی نے اس عبدِ ضعیف وناتواں کو یہ ہمت وتوفیق عطا فرمائی کہ یہ بندۂ ناچیز ہیچمدان اپنے آقاومولیٰ، خیرالوریٰ، بدرالدّجیٰ، شمس الدحیٰ، نورالھدٰی، رحیم وکریم، سیّدِ عالم، نورِ مجسّم، شفیعِ معظّم، رسولِ محتشم، معدن الجودوالکرم، جمیل الشیم، محسنِ کائنات، فخر موجودات، رحمت اللعالمین، خاتم النبیین حضرت سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم دائماً ابدًا کی ذاتِ ستودہ صفات کے حضور الصّلوٰۃ والسّلام کے نذرانہ عقیدت پر مشتمل یہ چند اوراق پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔ ؎

گر قبول افتد زہے عزو شرف

اس بندہ مسکین ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ طریق الحق والیقین کو امید واثق ہے کہ آقائے نامدار، مدنی تاجدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اس حقیر وپر تقصیر غلام کے اس ہدیہ کو ضرور شرفِ قبولیت سے نوازیں گے۔ اس ناچیز کو خاندانِ بنوعباس کے ایک خلیفہ کی حکایت یاد آرہی ہے کہ جس کی خدمت میں کوئی دیہاتی بہت دور سے چل کر آیا یہ دیہاتی جس علاقے کا رہنے والا تھا۔ اس علاقے کا پانی نہایت شور اور نمکین تھا۔ معاشی حالات سے تنگدست دیہاتی حصولِ معاش کی خاطر بغداد کی طرف آرہا تھا۔ بے آب وگیاہ ایک جنگل سے گزرتے ہوئے اس کے مشکیزے سے پانی ختم ہوگیا۔ پیاس کی شدت سے جان بلب دیہاتی پانی ڈھونڈنے لگا۔ تلاشِ بسیار کے بعد اس بیابان میں اسے پانی کا ایک چشمہ دکھائی دیا، بے تاب دیہاتی بھاگتا ہوا چشمہ پر پہنچا اور پانی پینے لگا۔ ابھی پہلا ہی گھونٹ خشک حلق سے نیچے اتارا تھا کہ حیرانی سے اس کی

آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں۔ یہ پانی اس کے علاقہ کے پانی سے کہیں زیادہ میٹھا اور لذیذ تھا۔ اس نے اپنی پوری زندگی میں آج پہلی مرتبہ ایسا لذیذ پانی پیا تھا۔ یکا یک اس کے ذہن میں خیال اُبھرا کہ یقیناً یہ ایک غیر معمولی چشمہ ہے اور انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل رہا ہے ورنہ وہ کبھی کے اس چشمے کا پانی اٹھا لے جاتے۔

دیہاتی نے دل ہی دل میں کوئی پروگرام بنایا اور اس کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا۔ دیہاتی نے اپنا مشکیزہ پانی سے بھرا اور اس مشکیزہ کا منہ مضبوطی سے باندھ دیا۔ تا کہ پانی ضائع نہ ہو۔ پھر وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اسے بغداد کی طرف سرپٹ دوڑانے لگا۔ وہ جلد از جلد بغداد پہنچ جانا چاہتا تھا تا کہ بادشاہِ وقت کی خدمت میں اس ''بے مثال'' پانی کا انمول تحفہ پیش کر کے خلعتِ فاخرہ حاصل کرے۔ بے انتہا خوشی نے اس دیہاتی سے بھوک اور پیاس کا احساس بھی چھین لیا تھا۔

بغداد آتے ہی یہ دربار خلافت میں پہنچا اور جلد ہی حاضری کی اجازت مل گئی۔ گرد و غبار سے اٹے ہوئے بالوں والے اس نو وارد نے آگے بڑھ کر خلیفہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور بڑے فخر سے مشکیزہ خدمتِ شاہ میں پیش کر کے عرض گذار ہوا۔

جہاں پناہ! میں فلاں علاقے کا رہنے والا ہوں۔ جنگل میں مجھے ایک ایسا نایاب چشمہ ملا جس کا پانی آبِ حیات سے کم نہیں، آپ کی خدمت میں یہ پانی پیش ہے۔ نوشِ جان فرمایئے۔ یقیناً اتنا لذیذ اور میٹھا پانی آپ نے زندگی بھر نہ چکھا ہوگا''

خلیفہ نے نو وارد (دیہاتی) سے پانی کا مشکیزہ قبول کیا اور ایک خادم کو حکم دیا کہ مشکیزہ سے ایک پیالہ پانی مجھے پلاؤ۔ خادم نے فوراً تعمیل ارشاد کی، پانی پی کی خلیفہ نہایت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ مشکیزہ کا سب پانی چاندی کے برتن میں ڈال لو اور اس مشکیزہ کو جواہرات سے بھر کر اس نو وارد کے سپرد کر دو۔ دیہاتی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ اُسے تو اُس کے وہم و گمان سے بھی زیادہ مل گیا تھا۔ جب خُدّام

نے جواہرات سے بھرا ہوا مشکیزہ دیہاتی کے حوالے کر دیا تو خلیفہ نے ایک عجیب حکم دیا۔ وہ یہ کہ ''چند خادم تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو جائیں اور اس نو وارد کو بھی شاہی اصطبل سے ایک گھوڑا دے دو اور اس نو وارد کو بغداد سے کئی میل دور باہر نکال کر آ ؤ اور خبر دار راستہ میں کسی بھی جگہ یہ نو وارد پانی نہ پیئے، البتہ ایک خالی مشکیزہ اسے دے دو۔''

اہل دربار پر سناٹا چھا گیا۔ یہ نہایت تعجب کی بات تھی ایک طرف تو خلیفہ کے لطف وکرم کا یہ عالم کہ مشکیزہ بھر کر جواہرات دے دیئے اور دوسری طرف یہ سختی کہ اس بے چارے کو پانی بھی نہ پینے دیا۔ تھکا ہوا تھا، ستانے بھی نہ دیا۔ کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ خود نو وارد بھی حیران تھا کہ اس انعام واکرام کے ساتھ یہ بہیمانہ سلوک کیوں؟ مجھے بغداد سے کیوں نکالا جا رہا ہے مگر اس کے سوال کا جواب اسے کوئی نہ دے سکتا تھا، پھر وہ سب کچھ ہو گیا جو خلیفہ چاہتا تھا۔ نو وارد کو شہر سے کئی میل دور نکال کر جب خُدّام واپس لَوٹے تو خلیفہ نے اہلِ دربار کے تجسّس کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

''اس نو وارد کا لایا ہوا پانی تمام اہل دربار کو پلایا جائے۔''

جب اہلِ دربار نے وہ پانی چکھا تو یہ نہایت کڑوا اور بدمزہ تھا کوئی بھی منہ بسورے بغیر نہ رہ سکا۔ خلیفہ نے اہل دربار کی حالت دیکھی تو مسکراتے ہوئے فرمایا ''شاید تمہیں اب میرے فیصلے کی سمجھ آ گئی ہو گی دراصل وہ دیہاتی جس علاقے کا رہنے والا تھا، وہاں کا پانی بہت ہی شور، کڑوا اور بدمزہ ہے، اسے جنگل میں کوئی ایسا چشمہ ملا کہ جس کا پانی اس کے علاقے کی نسبت کم تلخ اور نمکین تھا۔ اسے وہی میٹھا محسوس ہوا اور وہ اس نسبتاً کم تلخ پانی کو میرے لئے بطور تحفہ لے آیا۔ لیکن اگر وہ بغداد کا پانی پی لیتا تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا اور شرمندہ ہوتا۔ جبکہ میں نہیں چاہتا کہ

میرے دربار میں آنے والا کوئی سائل خالی ہاتھ جائے یا اُسے شرمندگی ہو۔ اللہ اکبر!

وہ تو دنیا کا ایک معمولی سا بادشاہ تھا کہ جس نے ایک نادان دیہاتی کو اپنے دربار میں شرمندہ نہ ہونے دیا اور اُس نے اپنی بساط کے مطابق کڑوے اور بدمزہ پانی کے بدلہ میں ہیرے اور جواہرات دیئے۔ جبکہ میرے آقا رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تو ربّ کریم کی عطا سے مالکِ کونین ہیں اور پوری مخلوق میں بڑے سے بڑا سخی بھی آپ علیہ السلام کے جود و کرم کی گردِ راہ کو نہیں پہنچ سکتا، پھر مَیں کیسے مان جاؤں میرے آقا رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم (فداہ اُمّی وابی) اس کم علم اور نادان اُمّتی محمد سعید الحسن کے اس نذرانۂ عقیدت کو قبول نہ فرمائیں گے۔

یہ ناچیز گنہ گار تو اپنے ربّ کریم کے حضور بھی اس کے محبوب علیہ السلام کے وسیلہ جلیلہ سے عرض گذار ہے کہ ؎

میرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر اُن سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

اس بندہ مسکین (ثبتہٗ اللہ تعالیٰ علیٰ طریقِ الحق والیقین) کو اپنی علمی کم مائیگی کا پورا پورا احساس ہے بنابریں اگر کوئی لغزش ملاحظہ فرمائیں جو بارگاہِ ربّ العزّت میں عفو و کرم کی دعا فرماتے ہوئے اس ناچیز کو بھی مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی کی جا سکے۔ ربّ کریم رؤف الرّحیم کی بارگاہِ بےکس پناہ میں دعا ہے کہ اس تالیف کو اس حقیر و پُرتقصیر اور اس کے والدین کریمین اور اس کے متعلقین واحباب کے لئے روزِ محشر میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہِ نبی الکریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم

یکے از غلام غلامانِ خیر الانام
سیّد محمد سعید الحسن شاہ عفی عنہٗ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

باب اوّل

حُبِّ محبوبِ خدا (صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وسلّم)

اللہ ربّ العزّت کا ارشاد گرامی ہے:

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ وَیَغۡفِرۡلَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ (اٰل عمران ۳۱)

ترجمہ: ''(اے محبوب علیک السّلام) تم فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ، اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔''

یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ کامل ترین محبت کے بغیر کامل ترین اطاعت وفرمانبرداری کا تصوّر ناممکن ہے۔ محبت اطاعت کو نہایت سہل اور آسان بنادیتی ہے۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا:

''جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ہی ایمان کی شیرینی سے لطف اندوز ہوگا۔(۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اس کو پوری کائنات میں سب سے زیادہ محبوب ہوں (۲) اگر کسی سے محبت کرے تو صرف رضاء مولیٰ تعالیٰ کے لئے (۳) اور کفر کی طرف جانے کو اس قدر ناپسند اور مکروجانے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو''۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

اسی طرح حضرت ابی ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ حضور سیّدالکونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا۔:

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ مَیں اس کو اس کے ماں باپ اس کی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب و پیارا نہ ہو جاؤں۔'' (بخاری شریف)

ان اور ان جیسی اور بہت سی احادیثِ مبارکہ کے مطالعہ سے یہ بات آفتابِ نصف النّہار سے بھی زیادہ عیاں ہو جاتی ہے کہ جب تک کوئی شخص میرے آقا رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ اقدس واکرم سے دنیا ومافیہا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر محبت نہ کرے گا اور مخلوقاتِ ارضی وسماوی میں سے کسی کی بھی محبت والفت پر حضورِ اکرم سیّد الکونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت کو فوقیت واہمیت نہ دے گا تو اعمالِ صالحہ کے ڈھیروں کے ڈھیر بھی اسے مومن نہیں بنا سکتے۔ کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ دیگر اعمالِ صالحہ اپنی جگہ نہایت اہم ہیں مگر ان سب کی بنیاد اور اصل حُبِّ محبوبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔ ؎

مغزِ قرآن، روحِ ایمان، جانِ دین
ہست حُبِّ رحمۃٌ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)

خود اللہ ربّ العزّت ارشاد فرماتا ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِا لمُؤْ مِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ.

یعنی نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ایمان والوں کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب، مالک، محبوب ہیں۔ لفظ'' اَوْلٰی '' اپنے اندر نہایت وسیع معانی رکھتا ہے۔ حضرت سیّدنا سہل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حکومت وولایت کو ہر جگہ، ہر حال میں تسلیم نہ کرے اور جب تک اپنی جان کو حضور علیہ السلام کی ملکیّت نہ جانے وہ سُنّتِ نبوی کی شیرینی محسوس نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ خود تاجدارِ انبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ ذی شان ہے۔

"لَایُومِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ"

ترجمہ: ''یعنی تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ جانے''۔(شفا شریف قاضی عیاض)

اہلِ بیت اطہار اور صحابہ اکرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کہ جن کا ایمان وایقان پوری امت مسلمہ کے لئے مشعلِ راہ ہے، ان کے دلوں میں حضور رحمت کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی کتنی محبت تھی اس کا اندازہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس ارشادِ گرامی سے بخوبی ہوجاتا ہے کہ فرمایا:

''کَانَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلّم اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَوْلَادِ نَاوَآبائِنَا وَاُمَّھَاتنا وَاَحَبُّ اِلَیْنَا مِنَ الْمَاء البَارِدِ علی الظماءِ''(شفاء شریف)

''رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہمیں اپنے مال ودولت، اپنی آل واولاد اپنے آباؤ اجداد اور اپنی ماؤں سے بھی زیادہ ہمیں محبوب تھے۔(نیز فرمایا) کسی شدّید پیاسے کو (موسم گرما میں) ٹھنڈے پانی سے جو محبت والفت ہوتی ہے ہمیں اپنے آقا رسولِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ اس سے کہیں زیادہ محبت والفت تھی۔''

سبحان اللہ تعالیٰ ربّ کریم ورحیم نے اُن پاک باز ہستیوں کے دلوں کو کس قدر منوّر ومطّہر بنادیا تھا۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَااِتِّبَاعُھُم.

حضرت سیّدنا مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یہ بات محض جذبہ عقیدت کے تحت ہی نہیں کی تھی بلکہ واقعات وحالات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دعویٰ پر شاہدِ عدل ہیں۔

واقعہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ہمارے آقا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے غلام) ایک دن بارگاہ رسالت مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں حاضر ہوئے تو حالت نہایت غیر تھی رنگ اڑا ہوا۔ آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئیں۔ میرے آقا رسولِ عربی (فداہٗ امّی وابی) صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ملاحظہ فرمایا تو پوچھا "**ما غیر لونک**" تمہارا رنگ کیوں بدلہ ہوا ہے؟ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ (یہ سن کر حضرت ثوبان سے ضبط نہ ہو سکا، صبر کے تمام بندھن ٹوٹ گئے آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور روتے روتے عرض گزار ہوئے۔) یا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم مجھے نہ تو کوئی مرض ہے نہ دکھ، بات یہ ہے کہ جب تک آپ (علیک السّلام) کے رخِ زیبا کی زیارت نہ کرلوں سکون نہیں ملتا بے چین رہتا ہوں مجھے شدید پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ مَیں اپنی آخرت سے ڈر گیا تھا اور سوچ رہا تھا کہ کل میدانِ محشر میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت کیسے کروں گا؟ اور اگر جنت میں چلا بھی گیا تو میں کم تر درجہ میں ہوں گا اور آپ انبیاء علیہم السّلام کے ساتھ نہایت بلند ترین درجہ پر جلوہ افروز ہوں گے تو یا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں اس جنت کو کیا کروں گا جس میں آپ علیہ السّلام کا دیدار نصیب نہ ہو اور اگر میں داخلۂ جنت سے ہی محروم رہ گیا تو پھر کبھی بھی آپ کی زیارت نہ کر سکوں گا"۔

وہ عاشقِ صادق محبِّ ذی وقار آنسو بہاتے ہوئے ان پاکیزہ اور پُر رشک جذبات کا اظہار کر ہی رہا تھا کہ رحمت خدائے ذوالمنن کا دریا جوش میں آ گیا۔ فوراً جبریلِ امین حاضرِ خدمت ہو کر قیامت تک آنے والے غلامانِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو مژدۂ جانفزاء سنا گئے۔

یعنی سورۃ النساء کی یہ آیت مبارکہ نازل ہو گئی کہ:

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُوۡلٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡھِمۡ مِنَ

النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًاo

ترجمہ: ''اور جو اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ اور اس کے رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اطاعت کرتے ہیں تو یہی ان کے ساتھ ہوں گے کہ جن پر اللہ ربّ العزّت نے اپنا (خاص) انعام فرمایا (وہ اللہ تعالیٰ کے مقرّب بندے) انبیاء (علیہم السلام) صدّیقین، شہداء اور دوسرے صالحین ہیں اور (یہ سب) کتنے بہترین ساتھی ہیں''۔

(تفسیر مظہری نور العرفان)

حدیث شریف: امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے صحیحین میں حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل فرمائی کہ ایک مرتبہ ایک آدمی بارگاہِ رسالت مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں حاضر ہوا اور پوچھا ''یا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم قیامت کب آئے گی؟'' حضور اکرم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ''تُو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟'' جواباً آنے والے غلام نے عرض کیا کہ آقا ''میرے پاس کوئی عمل نہیں مگر یہ بات ضرور ہے کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ اکرم (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) سے محبت کرتا ہوں۔'' (یعنی میرا سرمایہ حیات بس یہی کچھ ہے) یہ سن کر میرے آقا رسول عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خوشخبری کے انداز میں ارشاد فرمایا ''(روزِ محشر) تُو اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا'' یعنی ارشاد فرمایا کہ پھر گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر تو دل سے میرے ساتھ محبت کرتا ہے تو کل روزِ محشر میرے دامنِ اطہر کا سایہ تجھے بھی نصیب ہو جائے گا۔

شفاء شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃ۔''

''جو مجھ سے محبت رکھے گا جنت میں میرے ساتھ ہوگا''

امام بخاری و مسلم کی روایت کے آخر میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں ''اسلام لانے کے بعد ہم صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) آج تک کبھی بھی اس قدر خوش نہ ہوئے تھے جتنے آج اس فرمانِ ذی شان سے ہوئے کہ ''محبت کرنے والے کو اس کے محبوب کے ساتھ رکھا جائے گا۔ (متفق علیہ)

راوی کہتے ہیں کہ (مذکورہ) حدیث پاک بیان کرنے کے بعد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ یوں گویا ہوئے۔

(مفہوم حدیث ہے) ''اگرچہ مَیں ان مبارک و پاکیزہ ہستیوں کی طرح عمل تو نہیں کر سکا مگر میرے دل میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اور ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی محبت بہت ہے اور مجھے امید ہے کہ اسی محبت کے صدقہ سے ان کا ساتھ مجھے نصیب ہو جائے گا۔'' (بخاری شریف)

(سُبۡحَانَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبِحَمۡدِہٖ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مَعَھُم)

جب حضور سرورِ کون و مکان، محبوب ربِّ دو جہاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس دارِ فانی سے پردہ فرمایا تو اہلِ بَیت اطہار (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) پر غم واندوہ کے جس قدر پہاڑ ٹوٹے زبانِ قلم سے ان کا تو بیان ہی ممکن نہیں، حضرت سیّدہ زاہدہ طیّبہ طاہرہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مشہور شعر ہے۔ ع

صبت علیَّ مصائب لو انّھا
صبت علیَ الایّام صرن لیا لیا

''حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وصالِ شریفہ کی وجہ سے مجھ پر اس قدر عظیم مصائب وآلام آئے ہیں اگر وہ مصائب (روشن) دن پہ آجاتے تو دن (اپنی روشنی کھو دیتے اور اندھیری) راتوں میں بدل جاتے۔''

یہاں چند ایک واقعات سپردِ قلم کرتا ہُوں جن سے اندازہ ہوگا کہ عام اہلِ ایمان کے دل میں حضور رحمت کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی کتنی محبت تھی۔

واقعہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے کہ ان کا بیٹا روتا ہوا حاضر ہوا۔ حضرت عبداللہ نے بیٹے سے رونے کا سبب پوچھا تو بیٹے نے بتایا کہ رسول اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم وصال فرما گئے ہیں۔ یہ خبر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بجلی بن کر گری۔ دل تڑپنے لگا آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں، شدتِ غم سے نڈھال، جذباتِ محبت سے مغلوب زار و قطار روتے ہوئے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھ گئے۔ (میرے ماں باپ میرا جسم و جان حضرت عبداللہ کے قدموں پر قربان ہوں) وہ بے تابانہ انداز میں ہاتھ بلند کئے ان الفاظ میں دعا مانگنے لگے۔:

اَللّٰھُمَّ اذْھَبْ بَصرِیْ حَتّٰی لَااریٰ بَعْدَ حَبِیْبِیْ محمّد احد.

ترجمہ: ''اے میرے مولیٰ تعالیٰ تو میری آنکھوں کی بینائی لے جا (مجھے اندھا کر دے) تا کہ مَیں اپنے محبوب حضرت محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد کسی دوسرے کو دیکھ ہی نہ سکوں۔ (یعنی جب سے اُن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت کی ہے کوئی دوسرا میری نظر میں جچتا ہی نہیں)

چنانچہ اللہ ربّ العزّت سُبحانہٗ نے ان کی دعا کو شرفِ قبول سے نوازا اور اسی وقت ان کی ظاہری نظر جاتی رہی (مواھب لدنیہ، مدراج النبوۃ)

واقعہ: حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صحابہ میں سے ایک صحابی کی بینائی جاتی رہی، رشتہ دار، احباب ان کے پاس اظہارِ افسوس کے لئے آئے تو صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان آنے والے تیمارداروں سے فرمانے لگے۔

(مفہوم حدیث) ''میں ان آنکھوں کو صرف اور صرف اس لئے پسند کرتا تھا کہ اِن کے ذریعے سے مجھے میرے آقا نبیٔ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دیدار

نصیب ہو جایا کرتا تھا۔ اب چونکہ حضورِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وصالِ مبارک ہو گیا ہے اس لئے مجھے آنکھوں کی ضرورت نہیں رہ گئی اب تو اگر مجھے ہرن جیسی موٹی اور خوبصورت آنکھیں بھی مِل جائیں تو مجھے ذرہ برابر بھی خوشی نہ ہو گی۔ (کہ مقصودِ نظر تو جاتا رہا)۔ (الادب المفرد)

واقعہ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی۔ (مفہوم حدیث) ''میرے لئے حجرہ اقدس کا دروازہ کھول دیں، مَیں اپنے آقا رسولِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی قبرِ انور کی زیارت کرنا چاہتی ہوں''۔ اُم المومنین فرماتی ہیں کہ ''میں نے حجرۂ اقدس کا دروازہ کھول دیا۔ زیارت کرتے ہی وہ عورت زاروقطار رونے لگی، وہ اس قدر روئی کہ روتے روتے غم سے نڈھال ہو کر گر پڑی، میں نے آگے بڑھ کر اسے اٹھانا چاہا، دیکھا تو وہ شہید ہو چکی تھی۔'' (شفا شریف)

(اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اِتِّبَاعِھَا بِحُرْمَۃِ سَیِّدَ الانبیاء صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

انسان تو انسان رہے فراقِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں تو سوکھے ہوئے درخت بھی روتے رہے [1]

حضرت الشیخ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ مدارج النبّوہ میں مختلف کُتب کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ''حضور رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی رحلتِ مبارکہ کے بعد اس اونٹنی نے کہ جس پر آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سواری فرمایا کرتے تھے کھانا پینا چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کی وفات ہو گئی۔ دیگر بہت سی حیران کن باتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ دراز گوش کہ جس پر نبیٔ محتشم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کبھی کبھی سواری فرمالیا کرتے تھے وہ دراز گوش (گدھا) فراقِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں سخت مضطرب ہو گیا اس کی آنکھوں سے مسلسل

---

[1] :۔ ملاحظہ فرمائیں رہبر زندگی مع طبِّ نبوی۔

آنسو رواں تھے، جب تاب برداشت نہ رہی اور پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا تو اس دراز گوش نے کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خود کو موت کے حوالے کر دیا۔(مدارج النبّوۃ)

مذکورہ بالا واقعات سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جس دل میں حضور سیّد الکونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت نہ ہو وہ دِل پتھر کے ٹکڑوں، سوکھی لکڑیوں اور چوپایوں سے بھی زیادہ ذلیل اور بدتر ہے اور جس دل میں نورِ ایمان اور خوفِ خدا چیونٹی کے سر کے برابر بھی ہو، اس دل میں حضور رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت ضرور ہو گی اور جس دل میں آقائے نعمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت نہ ہو اس ظلمت کدہ میں شیطانِ لعین کا بسیرا تو ہو سکتا ہے وہاں نورِ ایمان کی کرن نہیں سما سکتی۔

محبّت کا تقاضا : جہاں تک محض دعوائے محبّت ہے، وہ تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ مجھے محبت ہے مگر حقیقی محبت کی کچھ علامات و شرائط اور تقاضے ہوتے ہیں جو محبت کی جانچ میں کسوٹی کا کام دیتے ہیں اور یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ دعوئ محبت کہاں تک سچّا اور کھرا ہے۔ اگرچہ یہ موضوع نہایت وسیع و بلیغ ہے تاہم اس جگہ چند ایک اہم ترین علامات کا اجمالاً تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(1) اتباعِ محبُوب: اس بارہ میں حضرت قاضی عیّاض علیہ الرّحمۃ شفا شریف میں فرماتے ہیں:

''اچھی طرح سمجھ لو، جو شخص جس سے محبت کرتا ہے وہ اپنے محبوب کی ذات اور اس کی اتباع کو اپنے اوپر لازم قرار دیتا ہے اور اگر کوئی ایسے نہ کر سکے تو وہ دعوئ محبت میں جھوٹا ہے۔ اس لئے جو حضور سرورِ کون ومکاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت کے دعوی میں سچّا ہے۔ اس سے یہ علامات ظاہر ہوں گی۔ اوّل یہ کہ حضور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیروی اور سنتِ نبوی پر عمل کرے۔ تمام اقوال وافعال میں حضور رحمتِ کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اتباع کرے اور آپ علیہ الصّلوٰۃ

والسّلام کے ہر حکم کی (دل وجان سے) تعمیل کرے، جن اعمال سے حضور علیہ السّلام نے روکا ہو، رک جائے، راحت وآرام، خوشی وشادمانی، رنج والم، عُسرت وپریشانی ہر حال میں حضور رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اُسوۂ حَسنہ سے نصیحت وراہنمائی حاصل کرے۔'' (شفا شریف، قاضی عیاض، جلد ثانی)

(2) ادائے محبُوب کو اپنا لینا: محبّ کو محبوب کی ہر ہر ادا سے پیار ہوتا ہے اور وہ محبوب کی اداؤں کو اپنانے میں فخر وانبساط محسوس کرتا ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ محبّ کو ہر اس چیز سے محبت ہوتی ہے کہ جسے محبوب پسند کرتا ہے اور ہر وہ شے ناپسند ہوتی ہے جو محبوب کو ناپسند ہو۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک مرتبہ کھانا تناول فرماتے ہوئے حضور رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سالن سے کدو کے قتلے (ٹکڑے) تلاش کر کے تناول فرما رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی دن سے میں کدّو سے محبت کرنے لگا۔ [1]

---

[1]: ۔عشقِ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بحرِ ناپید کنار میں غوطہ زن ہونے والوں کے بعض واقعات نہایت پرلطف اور حیران کن ہیں۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر قوصی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے ہی عاشقِ رسول تھے، خدائے ذوالمنن نے آپ کو ایک چاند سا بیٹا عطا فرمایا۔ شیخ عبدالقادر قوصی کو اپنے اس اکلوتے بیٹے کے ساتھ کمال درجہ کی محبت تھی اسے اپنے ساتھ ہی کھانا کھلاتے اور اپنے ساتھ ہی رکھتے۔ نازوں پلے اس لختِ جگر نے زندگی کی بارھویں سال میں قدم رکھا تو ایک دن شیخ عبدالقادر قوصی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھے کھانا تناول فرما رہے تھے اتفاق سے آج کھانے میں کدّو شریف تھا۔ شیخ نے بیٹے سے فرمایا ''کدّو (لوکی) حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت پسند تھا۔'' نادان بیٹے کی زبان سے نِکل گیا۔ ''یہ تو ایک گندی چیز ہے'' (معاذ اللہ تعالیٰ) اُف خدایا...... یہ جملہ حضرت شیخ عبدالقادر پر بجلی بن کر گرا غصّہ سے بیتاب شیخ نے ہاتھ کا لقمہ دسترخوان پر رکھ دیا یک لخت اٹھے اور اندر سے تلوار نکال لائے اور آتے ہی لختِ جگر کی گردن اڑا دی اور فرمانے لگے ''بد بخت کہیں کا! وہ شے جو میرے آقا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم پسند فرمائیں تو اسے گندی کہتا ہے؟ تیری سزا یہی تھی کہ تجھے قتل کر دیا جاتا''۔ (ابریز) سبحان اللہ تعالیٰ بحمدہٖ، اسے کہتے ہیں کمالِ ایمان خدا تعالیٰ نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲

یہ محض ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے ورنہ کتب احادیث وسیر میں ایسے بہت سے واقعات ہیں کہ عاشقانِ جمالِ مصطفوی (صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وسلم بقدر حسن وجمالہٖ) نے اپنے آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی پسند اور حکم کو اپنے دل وجان سے محبوب تر جانا اور مانا، انہوں نے ہر اس چیز اور ادا کو پسند کیا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو پسند تھی اور ہر اس شے سے نفرت کی جو کہ سرکار علیہ السّلام کو ناپسند تھی۔ حق تو یہ ہے کہ یہی معراجِ ایمان ہے اور اسی پر نجات کا دارومدار ہے۔

(3) ذکر محبُوب کی تعظیم:

یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ محبّ کے لئے محبوب کا ذکر غذائے روح ہوتا ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ ہر وقت میرے محبوب کا ذکر ہوتا رہے۔ اسے تو وہ ذاکر بھی پیارا لگتا ہے جو ذکرِ محبوب کر رہا ہوتا ہے۔ اس کا دل تعظیمِ ذکرِ محبوب کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وصالِ سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد یہ حال تھا کہ وہ جب بھی حضور ختمی المرتبت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ذکر کرتے تو وہ زاروقطار رونے لگتے اور حضور علیہ السّلام کی غایت تعظیم اور ہیبت وجلال کی وجہ سے ان کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ یہی حال تابعین کا تھا اور یہی بعد میں آنے والے عشّاقِ سرورِ کون ومکاں کا حال تھا۔ بعض واقعات تو ایسے ہیں کہ جن کو پڑھ کر دل کی گہرائیوں سے مرحبا صد مرحبا کی صدائیں آتی ہیں، ان واقعات میں سے یہاں صرف ایک واقعہ سپردِ قلم کرتا ہوں پڑھیئے اور روحِ ایمان کو تازگی بخشیئے۔

واقعہ: مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شاگردوں کو حدیثِ مبارکہ کا درس دے رہے تھے دورانِ سبق شاگردوں نے

دیکھا کہ حضرت امام مالک کے چہرے کا رنگ یکا یک بدل سا گیا اور رخِ زیبا پر سخت کرب اور رنج والم کے اثرات نمایاں ہوئے ،معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کو سخت تکلیف ہو رہی ہے مگر نہ تو آپ نے ذرا بھی حرکت کی اور نہ ہی زبان مبارک سے اظہار دکھ کیا، بلکہ اپنے شاگردوں کو مسلسل درسِ حدیث سے مستفیض فرماتے رہے تھوڑی دیر بعد چہرے کا رنگ بھی صحیح ہو گیا اور حالتِ کرب بھی ختم ہو گئی درسِ حدیث پاک کے دوران آپ علیہ الرحمۃ کی یہ حالت کئی مرتبہ ہوئی ،فرمانبردار شاگرد آپ کی اس اذیت ناک حالت کو دیکھ تو رہے تھے مگر کچھ عرض نہ کر سکتے تھے۔ جب میرے آقا رسول عربی (فداہُ اُمّی وابی) صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حدیثِ مبارکہ کا سبق ختم ہوا تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شاگرد کو حکم دیا کہ ذرا میرے دامنِ عبا کو تو اٹھا کر دیکھو میری پُشت پر کیا ہے؟ تعمیل ارشاد میں ایک شاگرد اٹھا اور پُشت مبارکہ سے کُرتے کو اٹھا کر دیکھا تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں؟؟ ......اُف خدایا یہ کیا......؟ایک بڑا سا سیاہ بچھو پُشتِ انور پہ چمٹا ہوا تھا اور پُشت مبارکہ سے جگہ جگہ خون رس رہا تھا۔شاگرد کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی اب تو سب شاگرد بچھو کو دیکھ رہے تھے انہوں نے جلدی سے اس ظالم بچّھو کو ہلاک کر دیا اور حیرانی سے استادِ مکرّم کی طرف وضاحت طلب نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ استادِ مکرّم نے شاگردوں کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ بچّھو کافی دیر سے میرے کپڑوں میں گُھسا ڈنگ پہ ڈنگ چلا رہا تھا جسکی وجہ سے طبیعت سخت بے چین ہو جاتی تھی...... ’’مگر حضور آپ ہمیں حکم دیتے ہم اسی وقت اس خبیث بچّھو کو ہلاک کر دیتے۔‘‘ شاگردوں نے بڑی سعادت مندی سے عرض کیا......حضرت سیّدنا امام مالک علیہ الرحمۃ نے اپنے شاگردوں کو جو

جواب دیا وہ تحریر کرتے ہوئے میرا قلم بھی جھوم رہا ہے۔ قلبِ ناتواں پر کیف وسرور کی بارش ہو رہی ہے۔ یقیناً آپ کا جواب سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ''میں اپنے آقا رسولِ محتشم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیاری پیاری باتیں کر رہا تھا۔ درسِ حدیث پاک ہو رہا تھا، میرے ضمیر نے گوارا نہ کیا کہ ان اعلیٰ وارفع باتوں کو چھوڑ کر اپنے جسم کی طرف توجہ دوں۔'' (مفہوم عبارت) سبحان اللہ تعالیٰ وبحمدہٖ۔ حدیثِ سرورِکون ومکاں علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی کس قدر تعظیم فرماتے تھے حضرت امام مالک (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اس جگہ ذہن میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ حضرات جو تعظیمِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو شرک وبدعت قرار دیتے ہیں معلوم نہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق کس قسم کے خیالات کا اظہار کریں مگر یہ بندۂ مسکین (ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ طریق الحق والیقین) تو عرض کرتا ہے، اے کاش کہ مجھے یہ سعادت ملتی اور میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک قدم چوم لیتا کہ آپ علیہ الرحمۃ کے دل میں میرے آقا رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اتنی محبت تھی؟ زہے قسمت، زہے نصیب!

منجملہ علاماتِ محبت سے یہ بھی ہے کہ حکم محبوب کی تعمیل، محبوب کا بکثرت ذکر، اشتیاقِ دید، ہر اس چیز اور انسان سے محبت کہ کس کا محبوب سے تعلق ہو اور ہر اس شخص یا شے سے دشمنی کہ جو محبوب سے لاتعلق ہو۔

(صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وسلّم)

باب دوم

اپنے محبوب و مُحسن آقا صلی اللہ علیہ وسلم

کے حُضور ہدیہ دُرودوسلام پیش نہ کرنے کی بُرائی ونحوست

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیۂ درود وسلام پیش کرنے کا حکم خودخدائے لم یزل نے دیااورآیت مبارکہ کہ۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ط يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. [1]

میں جملہ اسمیہ ذکرفرماکراس لازوال حقیقت کی طرف اشارہ دیاہے کہ سلسلہ درود وسلام نہ تو کبھی ختم ہواہے اور نہ ہی ختم ہوگا۔اوراے ایمان والو! اس رحیم وکریم خدائے ذوالمنن کی بے پایاں رحمت کی برسنے والی اس بارش سے اپنے اپنے ظرف (عقیدہ) کے مطابق تم بھی حصہ لے لو۔ظاہر ہے کہ اس لطف وکرم سے تہی دامن اور محروم تووہی شخص رہے گا کہ جوازلی بدبخت ہے۔جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ:

ترجمہ حدیث :''حضرت سیّدنا جابررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن منبرشریفہ پرجلوہ افروز ہونے لگےتو پہلی سیڑھی پرقدم مبارک رکھتے ہوئے فرمایا''آمین'' اور پھر پائے اطہر جو دوسری سیڑھی پر رکھا تو فرمایا''آمین''اور جب تیسری سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تب بھی فرمایا:''آمین'' صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ (آقاعلیک السّلام) آج آپ نے جو یہ عمل فرمایاہےاس کی کیاوجہ ہے۔توجواباًارشاد

---

[1] :۔ترجمہ:۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔اس غیب بتانے والے(نبی) پر اے ایمان والو(تم بھی) اُن پردرود اورخوب سلام بھیجو۔'' (کنزالایمان)

فرمایا ''جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا، تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ (یا رسول اللہ علیہ السّلام) بدبخت ونامراد ہوا وہ شخص کہ جس نے ماہِ رمضان المبارک پایا اور وہ (سچے دل سے توبہ نہ کرسکا) یہاں تک کہ رمضان گزر گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، ''تو میں نے کہا آمین۔ پھر جبرئیل نے عرض کیا، بدبخت اور نامراد ہے وہ شخص (بھی) کہ جس نے اپنی زندگی میں اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جاسکا'' میں نے کہا ''آمین'' پھر (تیسری مرتبہ) جبرئیل علیہ السلام نے عرض یا کہ بدبخت اور نامراد ہے وہ شخص بھی کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے۔ تو میں نے کہا آمین''۔ (بخاری شریف)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الاُمِّي بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ

محترم قارئین کرام! سوچیئے بھلا اس تیرہ بخت کی بدقسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ جس کی تذلیل وبدبختی کی دعا سکھا تا خود اللہ رب العزّت ہے اور دعا مانگ جبریل امین علیہ السلام رہے ہیں جبکہ اس کی تائید وحمایت ہمارے آقا رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ''آمین'' کہہ کر فرما رہے ہیں۔ وہ مایوس ونامراد خواہ کتنا بھی بڑا عابد وزاہد اور متّقی و پرہیزگار کیوں نہ ہو اس کی ادا کی گئی نماز اس کا ماہِ صیام میں روزہ کی نیت سے بھوک و پیاس برداشت کرنا، اُس کا راستہ کی تکالیف ومصائب برداشت کر کے مال ودَولت خرچ کر کے حج کرنا کس کام آیا کہ جس کی تباہی وبربادی کی خبر خود ربِّ کریم دے رہا ہے۔ ہائے افسوس! ؎

وہ مایوس تمنا کیوں نہ سوئے آسماں دیکھے
کہ جو منزل بہ منزل اپنی محنت رائیگاں دیکھے

حدیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ سے یہاں چند ایک روایاتِ مبارکہ کا ترجمہ نقل کرتا ہوں جن کے مطالعہ سے ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے کہ درود شریف کا نہ پڑھنا کتنی بڑی بدقسمتی ہے۔

حدیث نمبر1:

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ عرب و عجم شفیع مُعظّم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا (فی الحقیقت) وہ جنت کا راستہ ہی چھوڑ بیٹھا (معاذ اللہ تعالیٰ)

(القول البدیع) (صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وبارک وسلم)

حدیث نمبر2:

صاحب نزہتہ المجالس حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ حضور سید الکونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

(مفہوم) کچھ لوگوں کو روزِ حشر جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ (یعنی ان کے دیگر اعمال اتنے اچھے ہوں گے کہ وہ لائق جنت ٹھہرائے جائیں گے) مگر ان بدنصیبوں کو جنت کا راستہ نہیں مِلے گا بلکہ بھٹکتے پھریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) وہ لوگ کون ہوں گے اور ان کو جنت کا راستہ کیوں بھولے گا؟ جواباً حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ (یہ بدنصیب) وہ ہوں گے جن کے سامنے میرا نام لیا گیا مگر انہوں نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔ (نزہتہ المجالس)

اَللّٰھُمَّ صلِّ وسلّم وبارک علٰی سیّدنا محمّدٍ وّآلِہٖ واصحابِہٖ کثیراً کثیراً

محترم قارئین! بات وہی ہے جو کہ قبل ازیں عرض کر چکا ہوں کہ

کسی عابدوزاہد کا زُھد وتقوٰی، کسی عالم وفاضل کا علم وفضل، کسی نیکوکار کی نیکیوں کے کوہِ ہمالیہ جتنے بڑے بڑے انبار، کسی سخی کی حاتم سے بڑھ کر سخاوت، کسی مجاہد کی دردناک شہادت اس وقت تک بے فائدہ ہے جب تک اس کی یہ حالت نہیں ہوجاتی کہ یونہی وہ مدینے کے تاجدار، اُمت کے غمگسار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی سنے تو اس کے دل میں کیف وسرور کی موجیں اُٹھیں اوراس کے لبوں پر دُرودوسلام کا نغمہ جاری ہوجائے۔(وَاللہِ الحَکَم والعلم)

مَولَا یَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الخَلْقِ کُلِّہِمٖ

اسی موضوع پر مزید چند ایک احادیث مبارکہ کا مفہوم وترجمہ پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر3:

حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسولِ مکرّم شفیع محتشم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا''وہ شخص بخیل ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہواوروہ مجھ پردرودِپاک نہ پڑھے۔''(سنن ترمذی،مشکوٰۃ شریف)

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْن وَعَلیٰ آلِہٖ واَصحابِہٖ اَجْمَعِیْن.

حدیث نمبر4:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا:''کیا میں تم کوخبر نہ دوں کہ سب بخیلوں سے بڑھ کر بخیل کون ہےاور یہ نہ بتاؤں کہ سب سے بڑھ کرنا کارہ اورعاجز ترین کون ہے؟ (صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا ضرورارشادفرمایئے تو فرمایا) یہ وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ ہواوروہ مجھ پردُرود پاک نہ پڑھے۔(القول البدیع)

(صلّی اللّٰہ تعالیٰ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّآلہٖ وسلّم)

حدیث نمبر5:

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم روٗف الرحیم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے ارشادفرمایا:''وہ (بدبخت) کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیاجائے اوروہ مجھ پر دُرودشریف نہ پڑھے،وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''(معاذاللہ تعالیٰ)(القول البدیع)(صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیّدنا محمّدٍوّ آلہٖ وسلم)

حدیث نمبر6:

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا:''کہ جب بھی کوئی قوم جمع ہو(یعنی لوگ مل کر بیٹھیں خواہ کوئی عام سی محفل ہو یا کوئی بڑا جلسہ)اور پھراٹھ جائیں یعنی محفل برخاست ہوجائے اوروہ لوگ نہ تو اللہ رب العزّت کا ذکرمبارکہ کریں اور نہ ہی مجھ پر دُرودوسلام بھیجیں توان کی حالت ایسے ہے جیسے بدبودارمُردارکھا کراٹھے ہوں۔''(القول البدیع)

حدیث نمبر7:

حضرت سیّدہ زاہدطیبّہ طاہرہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں صُبح مونہہ اندھیرے کچھ سی رہی تھی کہ سوئی ہاتھ سے گرگئی۔(تلاش کرتے کرتے) چراغ بھی بُجھ گیا اتنے میں حضورتاجدارِعرب وعجم،شفیعِ معظّم نورِمجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے رُخِ زیبا کی ضیاء سے گھر کے درودیوار روشن وتاباں ہوگئے اورمیں نے اسی روشنی میں سوئی کوتلاش کرلیا پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ(صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ کا روئے انور کس قدر حسین وجمیل اور روشن وتاباں ہے تو حضوررحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا''بربادی ہے اس شخص کیلئے کہ جوروزِمحشر میری زیارت سے محروم رہا۔''عرض کیا یا رسول اللہ(صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) وہ (بدنصیب) کون ہے؟ فرمایا

''بخیل''عرض کیا آقا فرمائیے بخیل سے کون مراد ہے۔تو فرمایا''وہ کہ جس نے میرا اسم مبارک سنااور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔(القول البدیع)

اللّٰھم صَلِّ وسلم وبارک علٰی سیّدنا محمدٍ وّآلہٖ بعدد معلوماتک.

عین ممکن ہے کہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ پڑھ کرکسی قاری کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ اگرحضور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے رُخِ پُر انوار کی تابانیوں کا یہی عالم تھا کہ جس کا تذکرہ مذکورہ روایت میں کیا گیا ہےتو پھر کبھی بھی اس جگہ چراغ کی ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ جہاں بھی حضور نورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جلوہ افروز ہوتے حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ متعدد واقعات اس کے برعکس ملتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعات میرے آقا رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم (فداہُ روحی وجسدی) کا ایک معجزہ ہے اور ہر وقت یہ ہی حالت رہنا کوئی ضروری نہیں، خصائصِ کبرٰی میں حضرت علاّمہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک حدیث مبارک نقل فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نماز عشاء کے بعد دیر تک دربارِ رسالت مآب(صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں حاضر رہے،ان کا گھر مسجد نبوّی شریفہ سے فاصلہ پر تھا۔جب گھر جانے لگےتو دیکھا کہ اندھیرا اتنا شدید ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہیں دیتا۔حضور رحمت کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ان سے فرمایا۔''کوئی چیز تمہارے پاس ہے؟صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یہ چھڑی ہے جسے ہاتھ میں پکڑ لایا تھا۔فرمایا لاؤ یہ مجھے دو'اس غلام نے یہ چھڑی پیش کردی۔مرقوم ہے کہ حضور سیّد الانس والجان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دستِ مبارک کے چھوتے ہی وہ سادہ لکڑی کی چھڑی جگمگا رہی تھی،اب اس کی شعائیں دُور دُور تک اندھیرے کو روشن کر رہی تھی،ارشاد ہوا''جاؤ اس کی روشنی میں گھر چلے جاؤ''چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،اپنی اس چھڑی کی روشنی میں گھر گئے۔(سبحان اللہ تعالیٰ)

توجب میرے آقا ومولیٰ رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو ربِّ کریم وذوالعطاء نے اس قدر اختیار مرحمت فرمایا ہو کہ اگر وہ محبوب مکرّم علیہ الصلوٰۃ والسلام اظہارِ معجزہ کیلئے محض دستِ مقدس لگا کر اندھی چھڑی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکا سکتے ہیں تو خود ان (علیہ السّلام) کے رخ زیبا کا چمک اٹھنا تو باعث تعجب نہیں۔ جلیل القدر محدّث حضرت امام ترمذی علیہ الرحمۃ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''ترمذی شریف'' میں حدیث مبارکہ نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی پہلی مرتبہ حضور شفیع المذنبین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے روئے پرانوار کی زیارت کرتا تو وہ محسوس کرتا کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بینی شریفہ (یعنی ناک مبارک) ذرا بلند ہے لیکن جب وہ ذرا غور سے دیکھتا تو تب پتہ چلتا کہ دراصل ناک مبارکہ تو بالکل متوسط ہے اور یہ بلندی ان نور کے شعاؤں کی وجہ سے محسوس ہو رہی ہے جو کہ رُخِ زیبا سے پھوٹ رہی ہیں۔ (شمائلِ ترمذی) سبحان اللہ تعالیٰ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبارک عَلیٰ سیّدِنا محمّدٍ وّآلہٖ بقدر حُسْنِہٖ وجمالہٖ.

اس کی مثال یوں بھی سمجھی جاسکتی ہے کہ مخصوص فاصلے پر شمع جل رہی ہو۔ تو روشنی کا شعلہ اپنے اصل جسم سے بڑا نظر آتا ہے۔ دراصل اس سے نکلنے والی شعائیں اسے بڑا کر کے دکھا رہی ہوتی ہیں۔

اور یہ مذکورہ بالا تابانی محض چہرۂ انور پر ہی نہ تھی بلکہ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب خواجۂ کونین سرور کائنات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم گفتگو فرماتے تو ہر دیکھنے والے کو نظر آتا کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سامنے والے دانتوں سے ایک نور اُچھل اُچھل کر باہر کو لپکتا تھا اور یہ بات محض تشبیہ یا استعارہ نہیں بلکہ ایک حقیقت تھی جو ہر دیکھنے والے کو نظر آتی تھی۔ (ملاحظہ ہو شمائل ترمذی)

وَصَلیَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسلّم کثیراً کثیراً.

باب سوم

بارگاہِ بے کس پناہ میں ہدیۂ درود سلام پیش کرنے کی فضیلت

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ کا ارشادِ ذی شان ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (الاحزاب۔۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِک عَلٰی سیّدنا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ کَمَا یَنبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیْ عَلَیْہِ.

محترم قارئینِ کرام!

بارگاہِ رسالت مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں ہدیۂ درود سلام پیش کرنے کی فضیلت میں مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ اس قدر عظیم ہے کہ (مخلوقات کے لئے) اس کا احاطہ کرنا ہی ناممکن ہے۔ سوچئے کہ! جب خدائے لم یزل خود ارشاد فرماتا ہے کہ ''ہم بھی یہ کام کرتے یعنی درود بھیجتے ہیں۔'' تو پھر درود پاک بھیجنے کی عظمت اور رفعتِ شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ عشق ومحبت کی نظر سے مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے اندازِ بیان کو دیکھیں تو کیف وسرور سے دل جھوم اٹھتا ہے۔ کہ اے خدائے لم یزل تُو تو صمد و بے نیاز ہے۔ تیری عظمت وبزرگی اس قدر عظیم ہے کہ ہماری عقل وفہم وشعور سے ہی ماوراٰی ہے۔ تو نے قرآن پاک میں ہم گنہ گاروں کو نیکی کا حکم دیا، نماز پڑھنے،

روزہ رکھنے، زکوٰۃ ادا کرنے، حج کرنے کا ارشاد فرمایا لیکن کہیں بھی یہ نہ فرمایا کہ ''ہم بھی یہ کام کرتے ہیں اور تُم بھی کرو'' اس لئے کہ تیری شان ان کاموں کے کرنے سے بلند و بالا ہے، تو ''صَمَدُ وسُبحَانَ'' ہے،ہم یہ سب کام تیری ہی رضا کے لئے تو کرتے ہیں اور تیرے ہی محتاج بندے ہیں۔ اگر تو صرف اتنا ہی فرما دیتا کہ ''اے ایمان والو! تُم نے یہ کام کرنا ہے''۔ تو مجالِ انکار کہاں تھی۔ تیرے بندے تیرے بلند مرتبت حکم کے آگے اپنی جبین نیاز ضرور جھکا دیتے۔ مگر ہزار جان سے قربان جاؤں شانِ درود وسلام پر کہ اس کا حکم کتنے پرلطف انداز میں دیا، گویا کہ یوں ارشاد فرمایا۔ ''اے میرے محبوب (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کے غلامو! سنو! غور سے سنو! مختارِ مطلق اور خالق ومعبودِ حقیقی ہوتے ہوئے اپنی شانِ بے نیازی سے ہم بھی یہ کام کرتے ہیں، ہمارے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں، میرے مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے غلامو! تم بھی یہ کام کیا کرو۔'' (سبحان اللّٰہ تعالٰی وبحمدہٖ والصّلوٰۃ والسّلام علٰی حبیبہٖ)

اس جگہ یہ وضاحت کر دینا بھی نہایت ضروری ہے کہ ربِ کریم کے درود بھیجنے کا وہ انداز نہیں کہ جو ہمارا ہے۔ اس لئے کہ وہ خالق ہے ہم مخلوق ہیں، وہ مختارِ حقیقی ہے ہم بیکس ومحتاج ہیں۔ دراصل ہمارا درود دعا ہے، اور اس کا درود عطا ہے علماء کرام (دام فیوضھم) کے نزدیک خدائے بزرگ وبرتر کا درود فرمانا نزولِ رحمت کے ساتھ ساتھ درجاتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں لحظہ بہ لحظہ اضافہ فرمانا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (الضحیٰ ۴)

اس آیت مبارکہ کا مفہوم یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ''اے محبوب (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ کی زندگی میں ہر آنے والا لحہ آپ کی زندگی کے گزرے ہوئے لحہ سے افضل واعلیٰ ہے۔'' اور یہ عمل تسلسل کے ساتھ جاری ہے کہ گھڑی، ہر آن ہمارے آقا رسولِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تا آنکہ کل

بروزِ محشر ہر مخلوق خواہی نخواہی جو بھی جہاں بھی ہوگا حضور شفیع الامم منبع جود و کرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعریف میں رطب اللسان ہوگا کہ ارشادِ ربِّ ذوالمنن ہے۔

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل ۷۹)

ترجمہ :اے محبوب (علیہ السلام) عنقریب آپ کا پروردگار آپ کو مقامِ محمود عطا فرمائے گا۔

یعنی ایسا مقام عطا فرمائے گا کہ ہر کوئی آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعریف کرے گا جبکہ ہمارا درود شریف پڑھنا ایک دعا ہے مثلاً ہم پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وّ آلِہٖ وبَارِکْ وَسَلِّمْ.

اس کا ترجمہ کچھ یوں ہوگا۔''اے اللہ تعالیٰ تو رحمت نازل فرما (درود بھیج) ہمارے آقا حضرت محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر اور آپ کی آل پر برکتیں بھی نازل فرما اور سلامتی بھی'' ظاہر ہے کہ یہ ایک دعا ہے، جو بندہ اپنے خدا کے حضور عرض کرتا ہے، دراصل اس دعا کے پردہ میں بتایا یہ جا رہا ہے کہ وہ سرورِ کون ومکاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تمہاری اس دعا کے محتاج نہیں کہ ان کا ربّ تو ان پہ پہلے ہی درود بھیجتا ہے بات یہ ہے کہ جب تم اس محبوبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لئے بارگاہِ ربّ العزّت میں دعا کرو گے تو پروردگارِ عالم کی رحمت کا دریا جوش میں آجائے گا اور اس طرح تمہاری بخشش کا بہانہ بن جائے گا۔ولِلّٰہِ الحمد (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ)

اس بندہ ناچیز (مؤلف کتاب ھذا) کے مذکورہ خیالات کی تائید اس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے کہ میرے آقا رسولِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ صَلیَّ عَلَیَّ صَلوٰۃً وَّاحِدَۃً صَلیَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً

(رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: جوکوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمایا ہے۔(سبحان اللہ تعالیٰ)

اور جہاں تک بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں سلام پیش کرنے کا حکم ہے تو مقصد یہاں بھی یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ بس ہم گنہ گاروں کی بخشش کا ایک بہانہ ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھیئے جب ہم اہل اسلام ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو ہم سلام کرتے ہیں۔ایک کہتا ہے''السلام علیکم'' **ترجمہ**:''تم پر سلامتی ہو''، جواباً دوسرا کہتا ہے''وعلیکم السلام'' **ترجمہ**: اورتم پر بھی سلامتی ہو''۔ یعنی ایک مسلمان تو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تجھے ہمیشہ سلامت رکھے اور دوسرا کہتا ہے، اے میرے لئے سلامتی کی دعا کرنے والے ربّ کریم تجھے بھی ہمیشہ سلامت رکھے۔

سورۃ احزاب پارہ۲۲ کی آیت ۵۶ میں رب کریم نے جہاں اہل ایمان کو درود پاک پڑھنے کا حکم دیا وہاں یہ بھی تاکید فرمائی کہ''وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا''اور خوب سلام بھیجا کرو، بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں سلام پیش کرنے کا جو طریقہ اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی طرف سے ہمارے آقا رسولِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ہمیں سکھایا وہ یہ کہ یوں عرض کرو''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف بابِ التشہد) [1]

ان کلمات کا ترجمہ بنتا ہے''اے نبی(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی (آپ پر نازل ہوں) اور اسکی برکتیں بھی''

---

[1]:۔ترجمہ:۔ ''اس حدیث مبارکہ کے راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث شریف کے بیان فرمانے سے پہلے وضاحت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ کلماتِ تشہد اس طرح (تاکید کے ساتھ) سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورۃ سکھاتے تھے۔ (نسائی۔مشکوٰۃ)

اس حدیث مبارکہ پہ عمل کرتے ہوئے (۱) اسی مفہوم میں یوں بھی سلام عرض کیا جاتا ہے کہ: **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ**

ترجمہ: "اے اللہ تعالیٰ کے رسول (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ پر درود بھی ہو اور سلام بھی۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ . (رواہ ابوداؤد، بیہقی، مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: سوائے اس کے نہیں کہ جب بھی کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں سلام بھیجنے والے پر سلام بھیجتا ہوں۔

اے میرے آقا رسولِ محترم (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے غلامو تم کو مبارک ہو جھوم اٹھنے کا مقام ہے۔ ذرا چشمِ تصور میں اس منظر کو دیکھو کہ جب وہ رسولِ مکرّم، شفیع معظم، منبع جود و کرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کہ جن کے رُخِ زیبا کی زیارت بے چین آنکھوں کی ٹھنڈک اور بے قرار دلوں کا سکون ہے جب خود بہ نفسِ نفیس بلاواسطہ اپنے کسی غلام کا ہدیہ درود سلام سماعت فرما رہے ہوں یا پھر بالواسطہ طور پر اُن (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے دربار گُہر بار میں ربّ کریم کا کوئی معزّز فرشتہ ہاتھ باندھے نگاہیں نیچی کیئے گردن جھکائے ادب واحترام کے تمام تر تقاضے پورے کرتے ہوئے دھیمی آواز میں عاجزی انکساری کے ساتھ کھڑا عرض کر رہا ہو۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ کا ایک نیاز مند غلام

۱:۔ خیال رہے کہ اس طرح سلام عرض کرنے کا حکم بہت سی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

آپ کا امتّی فلاں بن فلاں آپ کی خدمتِ فیض درجت میں ہدیہ سلام پیش کرتے ہوئے یوں عرض کررہا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: یا نبی (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو، یا پھر وہ معزز فرشتہ عرض کرے کہ وہ غلام پڑھ رہا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہَ ط

ترجمہ: اے میرے آقا یا رسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ پر درود بھی ہو اور سلام بھی، اور اے میرے آقا اے اللہ تعالیٰ کے محبوب (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم آپ کی آل پاک اور آپ کے صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ عنہم) پر بھی سلام ہو اور (اللہ تعالیٰ) کی رحمتیں نازل ہوں' یہ سن کر وہ سرورکون ومکاں محبوب ربّ دوجہاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بڑے پیارے روح پرور، دلنواز انداز میں ہلکے ہلکے مسکرا رہے ہوں وہ کس قدر جانفزاء پر کیف وسرور منظر ہوگا۔ ؎

خدا ہی صبر دے اے روحِ مضطر
دکھاؤں تجھے میں کیسے وہ منظر

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ عرض کرتے ہیں۔ ؎

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس دیں
اس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

تو وہ ہم گنہ گاروں کے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مسکراتے ہوئے فرمائیں ''اے میرے امتی ہم تیرا سلام قبول فرماتے ہیں'' اور پھر جوابِ سلام دیتے ہوئے دعائیہ انداز میں فرمائیں۔ ''اے میرے امتی تجھ پر بھی سلام ہو

اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو،'' اے میرے آقا کے غلاموں یقین جانو جس بھی خوش نصیب کو دربار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا مل گئی سمجھ لو اس کا بیڑہ پار ہو گیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو رد نہیں فرماتا۔

اجابت نے بڑھ کر گلے سے لگایا
چلی شان سے جو دعائے محمد ﷺ

بنابریں ہر صاحبِ ہوش وخرد پر لازم ہے کہ درود وسلام کو اپنی زندگی کا جزو لاینفک بنالے کبھی بھی درود وسلام سے غافل نہ ہو وہ کیا جانے کہ کب اور کس گھڑی کا پڑھا ہوا درود وسلام دربارِ عالیہ میں شرفِ قبول سے نواز دیا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ دَائِماً ط اَلصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہَ

محترم قارئین کرام! یہ تو محض ایک تمثیل تھی فی الحقیقت ہدیہ درود وسلام پیش کرنے پر حضور رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کس قدر عطا فرماتے ہیں؟ وہ تو حدِ حساب میں آ سکتا ہی نہیں کیونکہ جب کسی کریم کی خدمت میں کوئی معمولی سا ہدیہ بھی پیش کیا جاتا ہے تو وہ شہنشاہ وہ کریم پیش کے گئے ہدیہ کے مطابق نہیں بلکہ اپنی شان کے مطابق فرماتا ہے۔

حدیث پاک :حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے چچا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تھال میں کچھ تازہ کھجوریں اور چند روئیں دار چھوٹی چھوٹی ککڑیاں رکھ کر مجھے دیں تا کہ میں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ہدیۃً پیش کروں، میں ہدیہ لے

کر خدمتِ فیض درجت میں حاضر ہوئی تو حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے وہ ہدیہ قبول فرما لیا اور مجھے لپ بھر کر (سونے اور چاندی کے) زیورات عطا فرما دیئے۔ (اختصاراً ترمذی شریف)

ملاحظہ فرمائیں کہ پیش کرنے والے نے ہدیہ کیا پیش کیا اور عطا فرمانے والے آقا علیہ السلام نے بدلہ کتنا عظیم عطا فرمایا حالانکہ کھجوریں عرب میں عام ہیں جس طرح ہمارے علاقے پنجاب میں گندم عام ہے پھر ان کی قیمت ہی بھلا کیا ہوگی، اور ہدیہ لانے والی اس چھوٹی سی بچی کو چند کھجوریں دے کر خوش کیا جا سکتا تھا۔ مگر نہیں! عطا فرمانے والے آقا علیہ السّلام نے ان چیزوں کو نہیں دیکھا بس ان کے پیش نظر تو ان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا جود و کرم تھا۔

حکایت: حضرت سیّدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور چھوٹے سے برتن میں تھوڑا سا شہد مانگا مثلاً یوں سمجھیں کہ اس عورت نے دو تین چمچ شہد مانگا، حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس بڑھیا کو پانچ کلو شہد دے دو اور برتن بھی میرے گھر سے دے دو، غلام اٹھا اور اس عورت کو حکم کے مطابق شہد دے دیا۔ جب وہ عورت چلی گئی تو غلام نے عرض کیا "حضور اس عورت نے تو بہت تھوڑا شہد مانگا تھا اور آپ نے بہت زیادہ عطا فرما دیا۔"

جواباً حضرت سیّدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ نے فرمایا "اس عورت نے اپنے ظرف کے مطابق مانگا تھا اور ہم نے اپنی عطا کے مطابق عطا کیا۔

اللّٰہ اکبر! اعلیٰ دربار کی عطائیں بھی اعلیٰ ہی ہوتی ہیں۔ اے نبیٔ رحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے غلامو! خوابِ غفلت کو چھوڑو، اٹھو اور ابھی سے ہی وظیفہ درود و سلام شروع کر لو، یہ نہ سوچو کہ ملے گا کیا؟ یقین جانو اتنا کچھ ملے گا کہ جس کا تم تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔

حکایت: علامہ ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرّحمۃ نے تفسیر مظہری میں نقل فرمایا ہے۔

''روزِ محشر حضرت سیّدنا آدم علیہ السّلام عرش الٰہیہ (جَلّ شانہٗ) کے نیچے سبز رنگ کا لباس زیب تن کئے کھڑے ہوں گے اور اپنی اولاد کے حساب وکتاب کا نظارہ کر رہے ہوں گے اتنے میں آپ علیہ السلام دیکھیں گے کہ حضور سرورِکونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ایک امّتی کو فرشتے گرفتار کرکے جہنم کی طرف لے جا رہے ہوں گے اور وہ گنہگار اُمّتی بار بار پیچھے مُڑ مُڑ کر دیکھ رہا ہوگا کہ شاید کوئی مجھے بچالے۔ حضرت آدم علیہ السلام اس کی یہ حالت دیکھ کر آواز دیں گے۔

''یَـا اَحْـمَـدُ'' (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جواباً حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرمائیں گے۔'' لَبَّیْکَ یَـا ابَـا الْبَشَـر'' یعنی اے تمام انسانوں کے والدِ گرامی! میں حاضر ہوں، فرمایئے کیا حکم ہے؟

حضرت آدم علیہ السّلام اس گنہ گار کی طرف اشارہ کر کے فرمائیں گے۔

''آپ کا وہ اُمّتی شاید آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کو تلاش کر رہا ہے۔''

چنانچہ حضور شافعِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اُس اُمّتی کے پاس تشریف لائیں گے اور فرشتوں کو فرمائیں گے کہ ''اس گنہ گار کو واپس میزانِ عدل کے پاس لے چلو'' فرشتے عرض کریں گے کہ ہمیں جو حکم ہو چکا ہے ہم وہی کریں گے یعنی واپس نہیں ہوں گے۔ پھر حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بارگاہِ ربّ العزّت میں عرض کریں گے کہ ''اے اللہ تبارک وتعالیٰ تُو نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے میدانِ حشر میں شرمندہ نہیں ہونے دوں گا۔'' تو خدائے لم یزل کی طرف سے حکم ہوگا کہ اے فرشتو! ''جو میرے محبوب علیہ السّلام تم سے فرماتے ہیں وہی کچھ کرو'' چنانچہ اس آدمی کو دوبارہ میزان عدل کے پاس لایا جائے گا اور اس کے اعمال کا حساب ہوگا لیکن اس کی نیکیاں کم اور گناہ زیادہ ہوں گے۔ اس وقت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی طرف سے کوئی نہایت ہی حُسین، روشن اور تاباں چیز اس گناہ گار کی

نیکیوں کے پلڑا میں رکھیں گے تو اس کی نیکیاں اس کے گناہوں پر غالب آ جائیں گی۔ تو یکا یک ایک نِدا آئے گی۔ ''یہ شخص کامیاب ہو گیا، اسے جنت میں لے جاؤ۔'' وہ خوش نصیب آگے بڑھ کر حضور رحمتِ عالم شفیع معظّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دامنِ اطہر تھام کر عرض کرے گا۔ ''آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ نے مجھ پر بڑی ہی کرم نوازی فرمائی ورنہ میں تو ہلاک ہو گیا تھا آپ کون ہیں اور یہ شے جو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے میرے نیکیوں کے پلڑے میں رکھی ہے، کیا ہے؟''

جواباً حضور اکرم نورِ مجسم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرمائیں گے ''میں تیرا شفیع، تیرا نبی حضرت محمد مصطفٰے (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) ہوں اور یہ روشن و تاباں شے تیرا وہ دُرودِ پاک ہے جو تو محبت کے ساتھ مجھ پر پڑھا کرتا تھا، آج ربّ کریم جلّ شانہٗ نے میری سفارش سے تیری مغفرت فرما دی ہے۔'' (تفسیر مظہری مع وضاحت وتصرف)

یہ واقعہ اس بات پر شاہد ہے کہ محبت واحترام کے ساتھ درود پاک کا وظیفہ کرنے والا محروم نہیں رہتا، لیکن ادب واحترام شرط ہے، بے ادب ہمیشہ نامراد رہتا ہے اور باادب خوش نصیب ہوتا ہے اور یہ ادب واحترام اتنی بڑی دولت ہے کہ کبھی محض غلامانِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب ہی بیڑہ پار کر دیتا ہے۔ اس جگہ ''ذکرِ خیر'' نامی کتاب کے حوالہ سے ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے۔ پڑھیئے اور دیکھئے کہ ہمارا مولیٰ تعالیٰ جلّ شانہٗ کس قدر لُطف وکرم کی بارش فرماتا ہے کسی نے خوب کہا۔

''رحمتِ حق بہانہ مے جوید بہا، نہ مے جوید''

واقعہ: ایک مرتبہ ایک نہایت ہی گنہ گار اور فاسق وفاجر شخص دریائے دجلہ کی طرف گیا تا کہ وہاں ہاتھ منہ دھولے، دریا پر پہنچ کر وہ ہاتھ مونہہ دھونے لگا تو اس نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے نیچے پانی کے بہاؤ کی طرف بیٹھے وضو فرما رہے ہیں۔ اس شخص نے دیکھا تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کو عزّت عطا فرمائی ہے یہ اللہ تعالیٰ

کی بکثرت عبادت کرنے والے ہیں جبکہ مَیں نالائق گنہ گار ہوں یہ تو بے ادبی کی بات ہے کہ میری طرف سے میلا کچیلا پانی ان کی طرف جائے یہ خیال آتے ہی وہ شخص کھڑا ہو گیا اور ازراہِ ادب حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیچے بہاؤ کی طرف بیٹھ کر ہاتھ منہ دھونے لگا۔ ہاتھ منہ دھویا اور یہ شخص چلتا بنا، جب یہ گنہ گار فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندے نے اسے عالم مراقبہ میں دیکھا اور پوچھا بتاؤ تمہارے ساتھ ربّ کریم نے کیسا سلوک فرمایا ہے تو اُس مرنے والے نے مذکورہ واقعہ بیان کرکے بتایا کہ'' خدائے رحیم وکریم جلّ شانہٗ نے اس ادب کرنے کے صدقے سے مجھے بخش دیا ہے۔''اِسی کے ساتھ ملتا جلتا ایک واقعہ حضرت خواجہ فرید الدّین مسعود گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدین کو سنایا۔

آپ نے فرمایا:۔

واقعہ: ملتان شریف کا رہنے والا ایک آدمی کہ جس کی زندگی فسق وفجور میں بسر ہوئی مر گیا تو بعد از وفات ایک مرد باخدا کو خواب میں ملا اور بتایا ربّ کریم جلّ شانہٗ نے اپنی رحمت کے ساتھ میری مغفرت فرمادی ہے۔اس مرد باخدا نے پوچھا'' مگر تیری بخشش کا سبب کیا بنا؟''اس نے جواب دیا کہ''ایک دن اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت بہاؤ الدّین زکریا (ملتانی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ سرِ راہ میری ان سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے نہایت ادب واحترام سے آگے بڑھ کر ان کو سلام عرض کیا اور انتہائی محبت وعقیدت کے ساتھ اُن کا ہاتھ چوم لیا، بس میرے اسی عمل کی وجہ سے خدائے ذوالمنن کی رحمت کا دریا جوش میں آ گیا اور میری بخشش فرما دی گئی۔'' (خلاصۃ العارفین مع تصرّف)

بارگاہِ ربّ العزّت میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ جلّ شانہٗ ہم سب کو محبوبانِ خدا تعالیٰ کا ادب واحترام، عقیدت ومحبت اور ان کی معیّت نصیب فرمائے۔(آمین)

احادیث مبارکہ

اب برائے حصولِ خیر و برکت کے لئے درودِ پاک کی فضیلت میں چند ایک احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہیں (۱) پڑھیئے اور جذبۂ حُبِّ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مزید تقویت بخشئے اور راقم کے لئے دعائے خیر کیجئے۔

حدیث نمبر1:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت فرمائے گا۔اس کے دس گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے۔(سنن نسائی شریف)

حدیث نمبر2:

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا رُخِ زیبا خوشی سے جگمگا رہا تھا۔آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے، انہوں نے بتایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے محمّد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ (میرا فیصلہ ہے) آپ کا جو اُمتّی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماؤں گا اور جو تمہارا اُمتّی آپ پر ایک مرتبہ سلام پیش

---

۱ :۔خیال رہے کہ احادیثِ مبارکہ کے اصل الفاظ (عبارت) نقل کرنے کی بجائے اس جگہ صرف ترجمہ عرض کیا گیا ہے۔اصل عبارت کے لئے اُن کتب کی طرف رجوع فرمائیں کہ جن کا حوالہ ساتھ ساتھ دیا گیا ہے۔ (۱۲)

کرے گا اس پر دس مرتبہ سلام فرماؤں گا۔'' (رواہ نسائی، دارمی، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر3

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا'' قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ترین وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پاک پڑھتے ہوں گے۔'' (سنن ترمذی)

معزّز قارئین کرام! کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ پر ربّ کریم جلّ شانہٗ کی بے پایاں رحمت کا نزول ہو؟ خدا تعالیٰ کی طرف سے تم پہ سلامتی نازل ہو؟ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ قیامت کے پُر ہول دن آپ کو امت کے شفیق آقا حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ساتھ نصیب ہو؟ اگر آپ یہ چاہتے ہیں اور یقیناً چاہتے ہیں تو پھر بات بات پہ شرک و بدعت کے فتوے لگانے والوں کی سننے کی بجائے آج ہی سے دل کی گہرائیوں کے ساتھ پورے خشوع خضوع اور ادب واحترام کے ساتھ وظیفۂ درود وسلام شروع کر دیجیئے کیا جانیں کہ کب موت کا پیغام آ جائے خدانخواستہ کہیں تہی دامن ہی نہ رہ جائیں۔

حد یث نمبر4:

حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا'' اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے ایسے پیدا فرمائے ہیں جو زمین پر گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور میرے اُمتّیوں کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔'' (رواہ نسائی، درامی، مشکوٰۃ)

حد یث نمبر5: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا'' جب تم مؤذّن کی اذان

سنوتو تم بھی اُسی طرح کہتے جاؤ کہ جس طرح مؤذّن کہتا ہے پھر اذان کے بعد مجھ پر درود پاک بھیجو۔اس لئے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو، بیشک وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو تمام بندگانِ خدا میں سے صرف ایک ہی بندۂ خدا کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ (صاحبِ وسیلہ) میں ہی ہوں گا (سنو) جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا میری شفاعت اس پر واجب ہوگئی۔(رواہُ مسلم،مشکوٰۃ باب فضل الاذن واجابتہ المؤذّن)

فائدہ:بعض حضرات اذان کے بعد درود شریف پڑھنے سے سختی کے ساتھ منع کرتے ہیں،شائد ان کی نظر سے یہ حدیث پاک نہیں گذری یا پھر ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حضور علیہ السّلام کی شفاعت کی ضرورت نہیں۔اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔دُعا ہے کہ ربِّ کریم سب کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔(آمین)

حدیث نمبر6:

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''جمعہ کے دن مجھ پر بہت زیادہ درود شریف بھیجا کرو اس لئے کہ جمعہ کا دن حاضر کیا گیا ہے اور فرشتے اس دن حاضر ہوتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ میرا جو اُمتّی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے حضور پیش کردیا جاتا ہے۔(یہ سلسلۂ ترسیل جاری رہتا ہے) یہاں تک کہ درود شریف پڑھنے والا پڑھ کر فارغ ہوجائے۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا (یارسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) آپ کے وصالِ پاک ہوجانے کے بعد بھی پیش خدمت کیا جائے گا؟''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''ہاں بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے بیشک اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رِزق دیا جاتا ہے۔(ابن ماجہ)

حدیث نمبر 7:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو کوئی جب بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے اور میں خود اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔'' (ابوداؤد شریف)

حدیث نمبر8:

حضرت ابیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کیا آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میں آپ پر بکثرت درود شریف پڑھتا ہوں آپ فرمایئے کہ میں اپنی دعاؤں میں درود پاک کا کتنا حصہ مقرر کروں، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جتنا تیرا جی چاہے'' میں نے عرض کیا۔ ''کل وقتِ دعا کا چوتھائی (۱/۴) حصّہ مقرّر کرلوں؟'' فرمایا'' جتنا تو چاہے لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا'' آدھا (۱/۲) حصّہ مقرّر کرلوں'' فرمایا'' جتنا تو چاہے لیکن اگر اس میں اضافہ کرلے تو تیرے لئے بہتر ہے'' میں نے عرض کیا ''دوتہائی، (۲/۳) حصہ مقرر کرلوں'' فرمایا'' جتنا تو چاہے لیکن اگر درود پاک زیادہ پڑھے تو تیرے لئے افضل ہے'' تو میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں تمام وقت آپ پر درود شریف ہی پڑھتا رہوں گا۔'' (یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے) فرمایا (بے پرواہ ہو جا اب بن مانگے تجھے ملے گا یعنی) ''ربّ کریم تیرے تمام فکر و غم بھی دور فرمادے گا اور تیرے گناہ بھی معاف فرمادے گا۔'' (ترمذی شریف)

فائدہ: سبحان اللہ تعالیٰ پتہ چلا کہ درود شریف پڑھنے والوں کو بغیر مانگے ہی وہ سب کچھ مل جاتا ہے جو مانگنے والوں کو بھی نہیں ملتا ہے۔ (فَلِلّٰہِ الحمد)

حدیث نمبر9:

حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان لٹکتی رہتی ہے اور ذرا برابر بھی دربارِ قبولیّت میں نہیں پہنچتی کہ جب تک کہ تو اپنے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود شریف نہ بھیجے۔(سنن ترمذی، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر10:

حضرت فضالہ بن عُبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنے غلاموں میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور یوں دعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ اغفِرلی وارحِمنِی یعنی ''اے اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحمت فرما'' یہ سن کر رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''اے نماز پڑھنے والے تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔(دُعا مانگنے کا یہ طریقہ نہیں بلکہ)'' جب تُو نماز پڑھ چکے تو بیٹھ اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کہ جیسی تعریف کے وہ لائق ہے پھر مجھ پر درود شریف پڑھ اس کے بعد جو تیرا جی چاہے مانگ''۔ راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک اور آدمی آ گیا اس نے بھی نماز پڑھی اس کے بعد اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھا، تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اے نماز پڑھنے والے دعا کر، اب جو تو دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔(ترمذی ابوداوٗد، نسائی، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر11:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جلوہ افروز تھے خدمت فیض درجت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حاضر تھے جب میں

نماز پڑھ چکا تو بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود شریف پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگی تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''مانگ جو تُو مانگے گا دیا جائے گا۔ سوال کر تو جو سوال کرے گا، عطا کیا جائے گا۔ (ترمذی شریف)

حدیث نمبر12:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ''جو کوئی میری قبر پر آ کر درود پاک پڑھتا ہے اُسے میں خود سنتا ہوں اور جو دُور سے بھیجتا ہے اس کا دُرود میری خدمت میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ (رواہ بیہقی)

فائدہ :اِس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ نے دُور کی بات سننے کی آپ علیہ السلام کو قوت ہی نہیں دی، حالانکہ معمولی سی عقل وشعور رکھنے والا بھی اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ روضۂ اطہر پر بلند آواز سے درود وسلام نہیں پڑھا جاتا کیونکہ ''**لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ** '' کا حکم لاگو ہوتا ہے، وہاں آواز اتنی پست رکھی جاتی ہے کہ بعض اوقات قریب کھڑا آدمی بھی نہیں سن سکتا مگر سرکار فرماتے ہیں کہ (ان تمام در و دیوار کے ظاہری پردوں اور رکاوٹوں کے باوجود) مَیں اپنے اُمتّی کا درود و سلام خود سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں، علاوہ ازیں غور طلب بات یہ ہے کہ مزارِ پُر انوار پر سلام عرض کرنے والے ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں، (جبکہ فرشتے ان کے علاوہ ہیں اور جنّات بھی) اور ان کی بولیاں بھی جُدا جُدا ہوتی ہیں اور ان زائرین میں کوئی تو اتنی بلند آواز سے سلام عرض کر رہا ہوتا ہے کہ قریب کھڑے آدمی تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور کسی کی آواز میں اتنی پستی ہوتی ہے کہ

بس آنکھوں سے آنسو بہتے ہی نظر آتے ہیں اور دِل ہی دِل میں نغمہ درودوسلام الاپ رہا ہوتا ہے اور بکثرت احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ پوری دنیا میں جہاں کہیں جو بھی جس وقت بھی درودوسلام پڑھ رہا ہوتا ہے فرداً فرداً فرشتے ان کا دُرودوسلام بھی پیش کرتے ہیں۔ پتہ چلا کہ خواہ دن ہو رات، صبح ہو یا شام ہر ہر لمحہ لاکھوں یا کروڑوں نہیں بلکہ لاتعداد مخلوقات ارضی وسماوی کا مختلف زبانوں (بلندوپست) مختلف آوازوں میں ہدیۂ درودوسلام بارگاہِ رسالت مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں پیش ہوتا ہے اور حضور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ارشادگرامی کے مطابق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم (بیک وقت) سب کی سُنتے بھی ہیں اور ہر ایک کو اس کے حال کے مطابق جواب بھی دیتے ہیں، حالانکہ اگر ظاہری طور پر دیکھا جائے تو یہ امر محال اور ناممکن ہے مثلاً ایک آدمی بیٹھا ہوا ور اس کے گرداگرد کئی آدمی کھڑے ہو کر اپنی بولی، اپنے اپنے انداز (کوئی نظم میں کوئی نثر میں) بلندوپست مختلف آوازوں میں بیک وقت اپنی اپنی گفتگو شروع کردیں تو بیٹھے آدمی کے پلّے خاک بھی نہیں پڑتا، اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آتا کہ کون کیا کہے جا رہا ہے۔ مگر حضور سرورِ کائنات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا فرمانِ ذیشان آپ قبل ازیں پڑھ چکے ہیں کہ سب کی سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

پتہ چلا کہ ربّ کریم وبے نیاز نے ہمارے آقا حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی قدرتِ کاملہ کے تحت ایسی انوکھی اور بے مثال شان عطا فرمائی ہے کہ جو ہماری قوتِ فہم وشعور سے ماورٰی ہے۔ باقی رہ گئی بات یہ قریب یا دُور ہونے کی تو اس قریب یا دور ہونے سے مراد کیا ہے؟ یا اس میں حکمت کیا ہے، یہ تو ربّ کریم ہی بہتر جانتا ہے۔ البتہ حدیث مبارکہ میں ایک اشارہ ضرور ملتا ہے۔

وہ حدیث مبارکہ نقل کرتا ہوں، جبکہ حقیقت سے وہی علاّم الغیوب واقف ہے ترجمہ حدیث پاک درج ذیل ہے۔

حدیث نمبر13: مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے حضور نبیٔ کریم رؤف الرّحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) یہ فرمائیے کہ جو لوگ آپ پر دُرود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے وصال شریفہ کے بعد درود شریف پیش کریں گے۔ ان کے متعلق کیا ارشادِ گرامی ہے؟ تو حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا''اہلِ محبت کا دُرود میں خود سُنتا ہوں، دوسرے لوگوں کا درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔(دلائل الخیرات کانپوری)

(صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وسلّم)

حدیث نمبر 14: حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ جب وہ بارگاہِ ربّ العزّت میں پیش ہو تو خدائے ذوالجلال اس پر راضی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھے۔''(القول البدیع،سعادتِ دارین)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّاٰلِہٖ دَائِمًا اَبَدًا

حدیث نمبر15:

حضرت رویفع رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جو کوئی شخص مجھ پر درود پاک پڑھے اور پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْزِ لْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْ مَ الْقِیَامَۃِ [۱]

---

۱ :۔ترجمہ:اے اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے حضور قیامت کے دن قربِ خاص عطا فرما۔(۱۲)

تو اس پر میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(رواہ احمد مشکوٰۃ)

اَللّٰھُم صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنزِلْہُ المَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَارْزُقْنِیْ شَفَاعَتَہٗ.

حدیث نمبر16:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ جو شخص نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر ستّر مرتبہ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے اس کے حق میں ستّر مرتبہ دعائے رحمت کرتے ہیں۔(رواہ،احمد،مشکوٰۃ)

حدیث نمبر17:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول محتشم سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا''مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتے رہا کرو۔اس لئے کہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفّارہ بھی ہے اور تمہارے باطن کی طہارت بھی (یاد رکھو) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک بھیجے اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(القول البدیع)

(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علٰی حَبِیْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَثِیْرًا کَثِیْرًا)

حدیث نمبر 18:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا حبیب کبریا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا''مجھ پر درود شریف پڑھنے والے کو (روزِ حشر) پل صراط پر نور ملے گا اور پھر جسے پل صراط پر نور عطا ہو گیا وہ جہنم میں داخل نہ ہو گا۔(دلائل الخیرات)

حدیث نمبر19:

رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنی آرامگاہ دیکھ لے گا۔'' (القول البدیع)

حدیث نمبر20:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خود میں نے حضور رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زبانِ اطہر سے سُنا آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خطبہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا:

مَنْ صَلِّ عَلَیَّ صَلَاۃ لَمْ تَزِل الْمَلَائِکَۃ یُصَلِّی عَلَیْہِ مَاصَلّی عَلَیَّ فَلَیُقِلَّ عَبْدٌ مِّنْکُمْ اَوْلِیُکْثِرْ:

ترجمہ : جو بھی کوئی مجھ پر درود (پاک) پڑھتا ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں جب تک وہ درود (پاک) پڑھتا رہتا ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

(القول البدیع)

(اَللّٰھُم صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وّ اٰلِہٖ کثیرًا کثیرًا دا ئِمًا اَبَدًا)

حدیث نمبر21:

حضرت سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ (مدینہ طیبہ سے) باہر نکلے تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک چوراہے پہ جا کر رُک گئے اتنے میں ایک اعرابی (دیہاتی) حاضر خدمت ہوا اور عرض گذار ہوا

السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ، وبرکاتہٗ، جواباً حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔ وعلیک السّلام پھر ارشاد فرمایا ''جب تُو میرے پاس آیا تو کیا پڑھ رہا تھا؟ اس نے عرض کیا میں (درود شریف پڑھ رہا تھا یعنی یوں) کہہ رہا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلَاۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرْکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ [1]

یہ سن کر حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ ''میں دیکھ رہا ہوں (کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے) اتنے فرشتے نازل ہو رہے ہیں کہ افق (آسمان) کے کنارے بھرے ہوئے ہیں۔ (سعادۃ الدارین)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلَاۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَاتَبْقٰی بَرْکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ.

حدیث نمبر22:

حضرت سیّدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیع معظم رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''جس نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور رب کریم کی حمد وثناء کی اور (اپنے نبی یعنی) مجھ پر درود شریف پڑھا تو اس نے بھلائی کو اس کے اصل مقامات سے تلاش کرلیا (القول البدیع)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ والسّلام علٰی سیّد المُرْسَلِیْنَ.

---

[1]: ''اے اللہ تعالیٰ تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس قدر درود بھیج کہ کوئی درود باقی نہ چھوڑ، اے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتنی برکتیں نازل فرما کر کوئی برکت باقی نہ چھوڑ، اے اللہ تعالیٰ تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتنا سلام بھیج کہ کوئی سلام باقی نہ چھوڑ۔ اے اللہ تعالیٰ تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتنی رحمت نازل فرما کہ کوئی رحمت باقی نہ چھوڑ۔'' ۱۲۔ (سبحان اللہ تعالیٰ)

حدیث نمبر23:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہِ عالم نورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا''جس (غریب) مسلمان کے پاس کوئی ایسی شے نہ ہو کہ جسے وہ صدقہ کر سکے اسے چاہئے کہ وہ یوں پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

یہی اس کا صدقہ ہے یہی زکوٰۃ ہے۔ پھر فرمایا مومن نیکی کرتے کرتے اُکتاتا نہیں ہے، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔(القول البدیع)

حدیث نمبر24:

حضرت ابوالقاسم اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ درود شریف گناہوں کو اس طرح مٹا ڈالتا ہے جس طرح جلا دینے والی آگ کو ٹھنڈا پانی بجھا دیتا ہے۔ نیز حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر سلام بھیجنا غلام کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔(جذب القلوب الی دیار المحبوب)

حدیث نمبر 25: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا''جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں اور مجھ پر دُرود بھیجتے ہیں تو رب کریم ان کے سب (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(جذب القلوب)

حدیث نمبر 26: حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور رحمت کون ومکان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:''جو شخص فریضۂ حج ادا کرے اور اس کے بعد جہاد کرے تو یہ چار سو حج کے برابر

ہے'' یہ فرمانِ ذیشان سن کر وہ لوگ جو نہ تو حج کرنے کی استطاعت رکھتے تھے اور نہ ہی جہاد کی قوت تھی وہ حد درجہ شکستہ دل ہوئے، خدائے بزرگ و برتر جلّ شانہٗ نے اپنے محبوب مکرّم علیہ الصّلوٰۃ والسّلاماً کثیرً اکثیرً ا کی طرف وحی بھیجی کہ (اپنے غلاموں کو خوشخبری سنا دو) جو شخص آپ پر (محبت واحترام کے ساتھ) درود پاک پڑھے گا اس کا ثواب چار سو جہاد کے برابر ہوگا اور جہاد چار سو حج کے برابر ہے۔(جذب القلوب)

حدیث نمبر27: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کیلئے حاضر ہو جاتے ہیں اور شام تک بارگاہِ اقدس میں درود شریف کا ہدیہ پیش کرتے رہتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو یہ گروہ ملائکہ چلا جاتا ہے اور اتنی ہی تعداد میں ملائکہ کا دوسرا گروہ آ جاتا ہے جو صبح طلوع آفتاب تک درود پاک پڑھتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔(جذب القلوب)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَآلِہٖ بِعُدَدِ مَعْلُوْ مَاتِکَ.

حدیث نمبر28:

حضرت سیّدنا علیٰ المرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ کون ومکان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے، (اللہ ربّ العزّت کی طرف سے) اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور (وہ مخصوص) قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

(رواہٗ عبدالرزاق فی الجامع تفسیر مظہری)

حدیث نمبر 29: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

حضورِ اکرم شفیعِ معظم رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص ہر صبح وشام دس دس مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے، وہ قیامت کے دن میری شفاعت پالے گا۔ (رواہ طبرانی، مظہری)

حدیث نمبر 30: حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بارگاہِ رسالتِ مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے رسولِ اکرم نبی محتشم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو سلام عرض کیا آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے نہایت خوش دلی سے اس کے سلام کا جواب دیا اور کمال شفقت فرماتے ہوئے اسے اپنے پہلو میں بٹھالیا جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''ابوبکر اس شخص کا عمل باشندگانِ زمین کے (سارے) اعمال کے برابر اٹھایا جاتا ہے'' میں نے عرض کیا ایسا کیوں ہے۔ (یعنی یہ کیا عمل کرتا ہے) تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب صبح ہوتی ہے تو یہ آدمی مجھ پر دس مرتبہ دُرود پڑھتا ہے اور اس کا یہ دُرود ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ساری مخلوق کا درود (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) وہ کس طرح درود پڑھتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ پڑھا کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ. ؎۱

؎۱ :۔ترجمہ:۔اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ وآلہٖ وسلم پر اس قدر رحمتوں کا نزول فرما کہ جس قدر تیری جمیع مخلوقات نے دوردشریف پڑھا ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس طرح درود بھیج کہ جس طرح تو ہم سے درود پڑھنے کو پسند فرماتا ہے اور درود بھیج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کہ جس طرح تو نے ہم کو درود شریف بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ ۱۲

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''نبی (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو اور رسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے اور حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت (راہِ خدا میں) خون دل دینے سے بھی افضل ہے (یا فرمایا) جہاد سے بھی افضل ہے۔ (حاشیہ تفسیر مظہری جلد نمبر ۹)

حدیث نمبر31:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، اگر کسی مجلس میں لوگ جمع ہوں اور وہ نہ تو مجھ پر دُرود شریف پڑھیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا ذکر کریں۔ وہ مجلس ان پر وبال ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ (جواہر البحار جلد رابع)

حدیث نمبر32:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت مآب (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں حاضر ہوکر اپنی غربت اور تنگی معاش کی شکایت کی، تو رسولِ مکرم شفیع معظم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو خواہ وہاں کوئی ہو یا نہ ہو السلام علیکم کہہ کر مجھ پر سلام پڑھ۔ اس کے بعد ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس درود کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر اس قدر رزق کی فراوانی فرمائی کہ اس سے اس کے رشتہ داروں اور اہل محلّہ کو بھی کثیر فائدہ پہنچا۔ (جلاء الافہام از ابنِ قیم)

حدیث نمبر33:

حضرت ابوقر صافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص سوتے وقت تبارک الذی بیدہٖ الملک (سورہ مبارکہ) پڑھ کر چار مرتبہ یہ دُرود وسلام پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ کُلِّ آیَۃٍ اَنْزَلْتَھَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) مِنِّی تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا.

تو اللہ رب العزت جلّ شانہٗ دو فرشتوں کی متعین فرما دیتا ہے اور وہ فرشتے بارگارسالتِ مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ''یارسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) فلاں کا بیٹا فلاں آپ کا اُمتی آپ پر سلام ورحمت کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔ تو حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرشتوں سے فرماتے ہیں۔ میری طرف سے بھی اس پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکت نازل ہو۔ (مفہوم عبارت جلاء الافہام ابنِ قیم)

حدیث نمبر 34: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ ''تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ (مجھ) نبی (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر سلام بھیجے اور کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور جب مسجد سے نکلے تو پھر (مجھ) نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر سلام پڑھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ. (رواہ ابن حزیمہ فی صحیحہٖ)

حدیث نمبر 35: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کوئی مسلمان خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں (جہاں کہیں سے بھی) مجھ پر سلام پیش کرے گا تو میں خود اور میرے خدا تعالیٰ کے فرشتے اسکے سلام کا جواب دیں گے۔'' ایک شخص نے عرض کیا ''یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) (یہ تو ہوا دور والوں کے لئے مگر) اہل مدینہ کا اس بارہ

میں کیا حال ہے (یعنی اگر اہل مدینہ سلام پیش کریں تو پھر کیا حکم ہے) اس پر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ''کسی سخی کریم سے اس کے محلّے اور محلّے والوں کے متعلق کیا امید ہو سکتی ہے'' (مراد یہ ہے کہ سخی اپنے اہل محلّہ کو اس قدر دیتا ہے کہ کمی ہی باقی نہیں رہتی) اور یہ ایسی بات ہے کہ جس کی حفاظت کا اور رعایت و جانب کا حکم (خدا تعالیٰ کی طرف سے) دیا گیا ہے۔ (رواہُ ابونعیم، طبرانی)

حدیث نمبر36:

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدمحترم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا

''اے بریدہ جب تو نماز پڑھے تو تشہد اور درود کبھی ترک نہ کرنا۔ اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا نماز کی زکوٰۃ ہے اور تمام انبیاء (علیہم السلام) اور رسولانِ عظّام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں (عباداللہ الصّالحین) پر سلام کہنا۔ (رواہُ دارقطنی)

حدیث نمبر37:

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد گرامی ہے کہ اپنے گھروں میں نماز (نافلہ) ادا کرو، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (۱) اور میرے گھر (یعنی مزار پرانوار) کو میلے (یعنی ہنسی خوشی شور و غل) کی جگہ نہ بناؤ بلکہ مجھ پر دُرود و سلام پڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود و سلام مجھ تک پہنچ جائے گا۔ (مسند ابویعلی)

---

۱ :۔ اس جملہ کی توجیہہ دو طرح سے ہے یعنی جس طرح قبرستان میں قبروں کے سامنے نماز ادا نہیں کی جاتی ایسے اپنے گھروں کو نہ سمجھو بلکہ ان میں نمازِ نافلہ کی برکت داخل کیا کرو۔ دوسرے یہ کہ اپنے مردوں کو قبرستان میں دفن کرو، گھر میں ہی دفن نہ کر لیا کرو۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) ۱۲

حدیث نمبر 38: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''تم لوگ انبیاء اللہ (جلّ شانہٗ) اور مرسلین پر درود پڑھا کرو، کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، ان سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود و سلام ہو۔ (ابنِ ابی شیبہ فی مسند)

حدیث نمبر 39: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''مجھ پر بکثرت درود پاک پڑھو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کی طہارت (یعنی معافی کا ذریعہ ہے)

(الترغیب جواہر البحار جزاوّل)

حدیث نمبر 40: امام اصبہانی قدس سرہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''جس نے کوئی کتاب لکھتے ہوئے میرا اسم آنے پر مجھ پر درود شریف پڑھا یعنی لکھا تو جب تک اس کتاب میں میرا اسمِ گرامی باقی رہے گا، ربّ کریم کے فرشتے مؤلّف کے حق میں دعاء مغفرت کرتے رہے گے۔'' (ترغیب، جواہر البحار، جزاوّل)

یـا صَاحِبَ الجَمالِ و یَا سَیِّدَ الْبَشَر
مِـن وَّ جھِکَ المنیرِ لقد نُوِّرَ القمر
لا یُـمـکِـنُ الثّـنـاءُ کَمَـا کـانَ حَقُّـهُ
بَعد اَز خُدا بُزرگ تُوئی قِصّه مُختصر

باب چہارم

واقعات وحکایات

دُرود وسلام پڑھنے والوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کس قدر خوش ہوتا اور ان پر اپنی کتنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرماتا ہے، اس کا اندازہ آپ کو گذشتہ اوراق میں بھی یقیناً ہوگیا ہوگا۔ اب یہاں اس عالمِ رنگ وبو میں وقوع پذیر ہونے والے بہت سے واقعات میں سے چند ایک واقعات نقل کرنے کی سعی کرتا ہوں۔ (۱) ان کو پوری دلجمعی سے پڑھئے اور اپنے مرکبِ شوق کو تازیانہ لگائیے!

حکایت:

حضرت ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک نہایت برگزیدہ شخصیت گذرے ہیں۔ آپ بکثرت درود پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ درود پاک کے فضائل وشرف اور صیغوں پر مشتمل بے مثال کتاب ''دلائل الخیرات'' (۲) آپ کی ہی تصنیفِ لطیف ہے۔ آپ کا انتقال شریفہ یکم ربیع الاوّل ۸۷۰ھ میں بمقام ''سوس'' نمازِ فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ میں ہوا۔

صاحب مطالع المسرات نقل فرماتے ہیں کہ آپ کے وصال شریفہ کے ستتر برس بعد قبر شریف سے آپ کے جسدِ اطہر کو نکالا گیا تا کہ مقام ''سوس'' سے آپ کو ''مراکش'' منتقل کیا جاسکے تو دیکھنے والے حیران رہ گئے کہ آپ کا جسمِ اقدس بالکل صحیح وسالم حالت میں تھا اور آپ کے رخِ زیبا پر وہی سرخی اور رعنائی تھی جو زندہ لوگوں

---

۱ :۔ واضح رہے کہ حکایت کا ترجمہ کرتے وقت لفظی ترجمہ کرنے کی بجائے اس کا مفہوم پیش کروں گا۔ اللہ قبول فرمائے۔ ۱۲

۲ :۔ ''دلائلِ الخیرات'' کتاب کیا ہے؟ بس یوں سمجھئے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار اطہر میں پیش کئے گئے درود وسلام کے حسین اور مہکتے ہوئے رنگارنگ پھولوں کا ایک گلدستہ ہے۔ ۱۲

کا خاصہ ہے۔ایک شخص نے آپ کے رخسار پر انگلی سے ذرا دبا کر دیکھا تو وہ جگہ پہلے سفید ہوئی پھر سرخ ہوگئی، وصالِ شریفہ سے قبل آپ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا وہ بھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ابھی ابھی خط بنوایا ہو۔ آپ کا جسم تو جسم رہا ستتر سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود آپ کا کفن شریف بھی بوسیدہ نہ ہوا اور نہ ہی مٹی اس کا کچھ بگاڑ سکی۔ اللہ اکبر، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے دیکھئے درود و سلام کو وظیفۂ روز و شب بنانے والے کو اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے کتنا بڑا انعام دیا ہے۔ مطالع المسرات میں یہ بھی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک سے کستوری جیسی بھینی بھینی خوشبو آتی رہتی تھی اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے۔

(مطالع المسرات مع تصرف)

حکایت نمبر2:

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی علیہ الرحمۃ بڑے ہی پابند شریعت، متبع سنّت اور بڑی کثرت سے درود شریف پڑھنے والے تھے۔ خود فرماتے ہیں کہ ''مجھ پر کچھ تنگدستی آ گئی، بات یہاں تک پہنچی کہ نہ تو گھر میں کچھ کھانے کے لئے تھا اور نہ ہی بچوں کے لئے کوئی اچھے کپڑے، اسی اثناء میں عید آ گئی میں بے حد پریشان تھا کہ صبح عید بھی ہے، میں تو گذارا کرلوں گا لیکن بچوں کا دل ٹوٹ جائے گا کہ نہ تو ان کے لئے نئے کپڑے ہیں اور نہ ہی کھانا۔ میں یہ سوچ رہا تھا اور درود شریف پڑھ رہا تھا کہ کسی نے میرے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور یہ دیکھ کر ڈر گیا کہ یہاں تو ہاتھوں میں مشعلیں اٹھائے کئی آدمی کھڑے تھے، ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہ میرے دروازے پر کیوں آئے ہیں۔ ان کو مجھ سے کیا کام ہے کہ ان میں سے ایک نہایت ہی خوش پوش آدمی جو علاقے کا رئیس تھا آگے بڑھا اور بڑے ادب سے بولا ''جناب میں ابھی ابھی سو رہا تھا کہ میری قسمت جاگ اٹھی خواب میں حضور شہنشاہِ

کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی جلوہ گری ہوگئی۔ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خواب میں مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ ''ابوالحسن اور اس کے بچے تنگدستی اور فکر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے بہت مال دیا ہے، جا! ابوالحسن کے بچوں کو کپڑے بھی دے کر آ اور دوسرے اخراجات ولوازمات بھی پیش کرتا کہ اس کے بچے خوشی خوشی عید منا سکیں۔''

یہ کہہ کر اس رئیس نے کھانے پینے کا ڈھیر سارا سامان اور درہم و دینار پیش کر دیئے اور کہا ''میں یہ درزی بھی اور کپڑا بھی ساتھ لایا ہوں بچوں کو بُلائیں تا کہ ان کا ناپ لے کر کپڑے تیار ہوسکیں۔ میں اپنے آقا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس کرم نوازی پر بڑا خوش تھا۔

رئیس نے درزیوں کو حکم دیا'' پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو، پھر بڑوں کے چنانچہ صبح ہونے سے پہلے پہلے سب اہل خانہ کے بہترین نفیس نئے کپڑے بھی تیار ہو چکے تھے اور کھانا بھی موجود تھا۔ (سعادۃ الدارین)

سبحان اللہ تعالیٰ چند صفحات پیچھے اسی کتاب کے باب ۳ کی حدیث نمبر ۸ ملاحظہ فرمائیں، یہاں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کا عملی مظاہرہ ہو رہا ہے کہ ''تو درود شریف پڑھ بن مانگے ہی سب کچھ مل جائے گا۔''

حکایت نمبر3:

حضرت سیّدنا شیخ ابوبکر شبلی البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہوگیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا'' بھائی اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے جواباً کہا'' کچھ نہ پوچھیں نہایت ہی خوفناک لرزا دینے والے مناظر میرے سامنے آئے منکر ونکیر کے سوالات کے جواب دینے کا وقت تو خدا کی پناہ وہ نہایت ہی خطرناک اور مشکل تھا مجھے تو یہاں

تک خدشہ پیدا ہو گیا کہ شاید میرا خاتمہ ہی ایمان پر نہیں ہوا مجھے سوالات کا جواب ہی نہ آتا تھا۔(ہیبت کی وجہ سے سب کچھ بھول گیا)

پھر میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔''دنیا میں تیری زبان بے کار رہی اسی وجہ سے یہ روزِ بد دیکھنا نصیب ہوا''۔ اس کے بعد نہایت ہی خوفناک ڈراؤنی صورتوں والے عذاب کے فرشتے مجھے سزا دینے کے لئے آگے بڑھے، (مجھے اپنی بربادی کا یقین ہو گیا) یکا یک ایک نہایت ہی حسین وجمیل اور نورانی شکل وصورت والا ایک نوجوان جس کے جسم سے بڑی پیاری خوشبو آ رہی تھی ظاہر ہوا وہ میرے اور ان عذاب کے فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا، اس نے آتے ہی مجھے منکر ونکیر کے سوالات کے جوابات سکھانے شروع کر دیئے وہ جوابات سکھاتا گیا اور میں فرشتوں کے سوالات کے جوابات دیتا گیا۔(پھر منادی نے نداء کی کہ یہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کامیاب ہو گیا۔ میں نے اس معزّز ہستی سے پوچھا ''آپ کون ہیں آپ تو بہت اچھے ہیں'' اس نے جواب دیا''میں تیرا وہ درود پاک ہوں جو تو محبت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ (اب تو فکر نہ کر) قبر وحشر اور میزان وپُل صراط پر میں تیرے ساتھ رہوں گا۔''

(جذب القلوب الی دیار المحبوب، القول البدیع)

حکایت نمبر 4: صاحبِ ''سعادۃ دارین'' حضرت ابو عبداللہ علیہ الرحمۃ کی کتاب ''تحفہ'' کے حوالے سے ایک طویل حکایت نقل فرماتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک نیک شخص نہایت ہی غریب اور عیال دار رہتا تھا۔ ایک رات جب وہ تنہائی میں ربّ کریم جلّ شانہٗ کی عبادت کر رہا تھا تو اسے اپنے بچوں کے رونے کی آواز سنائی دی۔ اس عابد نے بچوں کے رونے کا سبب پوچھا تو اس کی بیوی نے بتایا کہ گھر میں کھانے کو کچھ بھی نہیں ہے بھوک سے بے تاب بچوں کو نیند نہیں آ رہی

اور وہ رو رہے ہیں۔ یہ سن کر اسنے اپنی بیوی کو کہا کہ بچوں کو بھی یہیں لے آ۔ جب سب کے سب آ گئے تو اس عابد نے اپنی بیوی سے کہا بیٹھ جاؤ اور حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودِ پاک پڑھو، ہوسکتا ہے درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہم پہ نظرِ کرم فرما دے۔ چنانچہ سب کے سب آنکھیں بند کر کے درودِ پاک پڑھنے لگے۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے بچے سو گئے اور خود اس عابد وزاہد کی آنکھ بھی لگ گئی۔ خواب کیا دیکھتا ہے کہ شہنشاہِ دو جہاں سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خود بنفس نفیس اس کے غریب خانے پر تشریف لائے ہیں اور اسے تسلی دی اور ارشاد فرمایا ''غم نہ کر جب بحکم خدا صبح ہوگی تو تو فلاں مجوسی (آگ کی پوجا کرنے والا) کے پاس جانا اور اسے میرا پیغامِ رحمت دینا، اسے بتانا کہ تیرے حق میں جو دعا کی گئی تھی وہ قبول ہوچکی ہے۔ اس کے علاوہ تجھے یہ بھی حکم ہے کہ مجھ پیغام لانے والے کو بھی خدا تعالیٰ کے عطا فرمودہ مال ودولت سے کچھ حصہ دے''۔ اس کے بعد اس عابد کی آنکھ کھل گئی، دل خوشی سے جھوم رہا تھا کہ معاً خیال آیا ''آخر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مجھے ایک مجوسی کے پاس کیوں بھیج رہے ہیں؟ کیا پورے بغداد میں کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ جس کی طرف مجھے بھیجا جائے؟ کہیں یہ خواب بے حقیقت تو نہیں؟ پھر سوچا نہیں خواب غلط نہیں ہوسکتا کیونکہ جس نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا، اس نے حق دیکھا اس لئے کہ شیطان حضور علیہ السلام کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

وہ عابد فرماتے ہیں کہ میں اِسی شش وپنج میں تھا کہ نیند آ گئی، میری قسمت کا ستارہ ایک مرتبہ پھر چمک اٹھا، دیکھا کہ والیٔ اُمت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں اور وہی پہلے والا حکم دے رہے ہیں۔

اب آنکھ کھلی تو میں نے فیصلہ کرلیا کہ جو چاہے سو ہو اب تو میں ضرور مجوسی کے پاس جاؤں گا۔ صبح ہوئی تو میں اِس کے پاس پہنچا۔ یہ بہت مالدار تاجر تھا۔ بڑا ہی

وسیع کاروبار تھا اور بہت سے لوگ اس کے ملازم تھے۔ جب میری اس مجوسی سے ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا کس لئے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا تنہائی میں بات کروں گا۔ مجوسی نے اپنے غلاموں کو کمرے سے باہر جانے کا حکم دیا۔ جب تنہائی ہوئی تو میں نے کہا ''آپ کو میرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے رحمت کا پیغام بھیجا ہے۔'' اس مجوسی نے پوچھا ''کون ہے تمہارا نبی''؟ میں نے بتایا ''حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم'' اس نے کہا ''کیا تم نہیں جانتے کہ میں مجوسی ہوں'' میں نہ تو تمہارے نبی کو مانتا ہوں اور نہ تمہارے خدا کو، پھر مجھے پیغام کیسا؟ میں نے کہا ''یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ تو مجوسی ہے مگر کیا کروں کہ مجھے دو مرتبہ یہ ہی حکم ملا ہے'' وہ مجوسی بولا۔ ''اچھا تو پھر تو اپنے خدا کی قسم اٹھا کہ تجھے تیرے نبی نے میرے پاس بھیجا ہے۔'' میں نے کہا ''اللہ تعالیٰ کی قسم میرے نبی علیہ السّلام نے مجھے تیرے پاس ہی بھیجا ہے۔'

یہ سن کر اس کی گفتگو میں نرمی آ گئی۔ وہ بولا ''تمہارے نبی نے کچھ اور بھی فرمایا ہے'' میں نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ تیرے حق میں کی گئی دعا قبول ہو گئی ہے اور یہ بھی کہ اپنے اس مال میں سے تو مجھ پیغام لانے والے کو بھی کچھ حصہ دے'' مجوسی نے پوچھا کونسی دعا؟ تجھے کسی دعاء کا علم ہے؟'' میں نے کہا ''میں نہیں جانتا کہ وہ دعا کیا ہے، اور کیا نہیں، بس مجھے جو پیغام ملا تھا میں نے پہنچا دیا ہے۔

میری یہ بات سن کر مجوسی کھڑا ہو گیا اور بولا ''میرے ساتھ اندر آؤ'' میں اس کے ساتھ اندر گیا تو اس نے مجھے کہا کہ اپنا ہاتھ آگے بڑھاوَ۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھتے ہوئے مسلمان ہو گیا۔

قبول اسلام کے فوراً بعد اس نے اپنے سب ماتحتوں کو بلایا اور کہا ''سن لو! میں آج تک گمراہی میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرمائی اور میں مسلمان

ہوگیا ہوں، اب جو کوئی میرے ساتھ مسلمان ہو جائے وہ میری ملازمت میں رہے لیکن جو انکار کرتا ہے وہ میرا مال مجھے واپس کردے آئندہ نہ تو وہ مجھے دیکھے اور نہ ہی میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ اعلان سن کر کئی خوش نصیب تو مسلمان ہو گئے بعض ایسے بھی تھے کہ انہوں نے اس کا مال واپس کیا اور چلتے بنے۔ پھر اس نومسلم نے اپنے بیٹے کو بُلایا اور کہا ''بیٹا میں اسلام قبول کر چکا ہوں، اب اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو میں تیرا باپ اور تو میرا بیٹا اور اگر انکار کردے تو آج کے بعد میرا تیرے ساتھ کوئی رشتہ نہیں۔'' یہ سن کر اس نو جوان نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو اپنے اسی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا، اس نومسلم نے اپنی بیٹی کو بھی وہی کچھ کہا جو بیٹے کہ کہا تھا۔ یہ خوش نصیب بھی فوراً **اَشْھَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھتی ہوئی مشرف بہ اسلام ہوگئی اور بولی ''ابّا جان خدا کی قسم شادی کے دِن سے لے کر آج تک میرے اور بھائی جان کے درمیان قربت نہیں ہوئی ہے ہمیں (اس معاملہ میں) ایک دوسرے سے سخت نفرت تھی''۔ یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا اور سجدۂ شکر بجالایا۔

عابد وزاہد فرماتے ہیں ''میں حیران تھا یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے؟ پھر وہ نومسلم میری طرف متوجہ ہوا اور فرمایا۔ ''اے مردِ صالح کیا میں بتاؤں کہ تم کِس دعا کی قبولیت کی خوشخبری لائے ہو اور میرا وہ کون سا عمل ہے جس نے خدا تعالیٰ کو بھی راضی کر دیا اور اس کے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی، میں نے کہا ضرور بتایئے! میں تو خود جاننا چاہتا ہوں۔''

اس نے کہا ''جس دن میں نے اپنے بیٹے کی اسی بیٹی سے شادی کی تو اس خوشی میں ایک بڑے دعوت کا اہتمام کیا تھا اور اپنے بیگانے کی تمیز کئے بغیر ہر کسی کو

کھانا کھلایا رات کو تھکا ماندہ اپنے بالا خانے میں جا کر لیٹ گیا تا کہ آرام کروں۔ میرے پڑوس میں ایک سیّدزادی رہتی تھی جو سیّدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھی۔ اس کے ساتھ اس کی چھوٹی بچیاں بھی رہتی تھیں۔ میں بالا خانے (چوبارے) میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک صاحبزادی کی آواز سنائی دی، وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھی ''امی جان دیکھئے نا ہمارے ہمسائے نے سب لوگوں کو کھانا کھلایا ہے لیکن ہمیں پوچھا تک نہیں۔ اس نے ہمارا دل دکھایا ہے۔ اللہ اسے اچھی جزاء نہ دے۔

اس سیّدزادی کی یہ بات سنکر میرا کلیجہ پھٹ گیا، آنکھوں سے آنسو آ گئے میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا کہ افسوس یہ غریب و یتیم بچے میرے پڑوس میں ابھی تک بھوکے ہی بیٹھے ہیں۔ یہ غیرت مند بچے اگر خود کھانے کے لئے نہیں آئے تو میں نے ان کی خدمت میں کھانا کیوں نہ بھیجا؟ میں جلدی سے نیچے اُترا اور پوچھا کہ ہمارے پڑوس میں جو مسلمانوں کا گھر ہے ان کے افرادِ خانہ کتنے ہیں۔'' مجھے بتایا گیا کہ تین بچیاں ہیں اور ان کی والدہ محترمہ ہے'' میں نے اعلیٰ قسم کے کپڑے کے چار جوڑے منگوائے ایک طباق میں کھانا چنوایا اور کچھ نقدی بھی رکھدی اور اپنی نوکرانی کے ہاتھ اس سیّدزادی کے ہاں بھیج دیا اور خود دوبارہ اسی بالا خانے (چوبارے) میں جا کر بیٹھ گیا تا کہ اب ان صاحبزادیوں کی باتیں سنوں۔ جب میری نوکرانی اس سیّد زادی کے ہاں پہنچی تو وہ سب اہل خانہ بہت خوش ہوئے اور میرے ہدیہ کو قبول فرمالیا۔ پھر اس سیّد زادی نے اپنی صاحبزادیوں سے فرمایا دیکھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہمسائے کے دل میں خیال پیدا فرمادیا اور تمہیں یہ رزق عطا فرمادیا۔ اب کھانا کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ۔ صاحبزادیوں نے عرض کیا ''امی جان ہم یہ کھانا کیسے کھالیں جبکہ یہ کھانا بھیجنے والا آتش پرست مجوسی ہے'' ان کی والدہ نے فرمایا۔ بیٹا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے رزق بھیجا ہے اور حلال ہے اس کو کھالو'' ان بچیوں نے عرض کی ''امی جان ہم

دراصل یہ کہہ رہی ہیں کہ ہم پر احسان کرنے والا کافر ہی رہے گا اور جہنم میں ہی جائے گا؟ ہم پہلے اسکے حق میں ہدایت کی دعا کرتی ہیں اور پھر کھانا کھائیں گی۔ چنانچہ ان صاحبزادیوں نے اس مفہوم کی دعا کی کہ ''اے اللہ تعالیٰ اس نے ہم پر رحم کیا ہے تو اس پر رحم فرما۔ اسے اسلام کی دولت عطا فرما اور اسے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب فرما'' دعا کے بعد انہوں نے کھانا کھالیا۔

اسی روز سے میرے ذہن میں ایک بے چینی سی تھی۔ آج بحمد اللہ سکون مل گیا ہے۔ یہ تھی وہ دعا کہ جس کی قبولیت کی خوشخبری سنانے آپ کو بھیجا گیا ہے۔ پھر اس نے کہا ''میں نے بوقت نکاح اپنے بیٹے بیٹی کو اپنی نصف جائیداد دی تھی اب اسلام لانے کے بعد وہ نکاح ختم ہوگیا ہے اور میں وہ سب مال آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں یہ سب آپ کا ہے آپ لے جائیں۔ (سعادت دارین، مع تصرف)

سبق: اللہ اکبر! اس حکایت میں ایک طرف تو اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ درود شریف پڑھنے سے مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور دوسری طرف یہ کہ اگر کوئی دنیا میں صحیح النسب ساداتِ اکرام سے بھلائی کا سلوک کرتا ہے تو حضور اکرم رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس پر خصوصی نظرِ کرم فرماتے ہیں اور اس سے راضی ہو جاتے ہیں یقیناً یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ ہم سب کو نصیب فرمائے آمین۔

حکایت نمبر 5: ایک مرتبہ ایک عورت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور میری ایک بیٹی تھی جو مجھے بہت عزیز تھی، موت نے اسے مجھ سے جدا کر دیا ہے۔ اب اس کی جدائی میں دن رات تڑپتی ہوں، خدارا کوئی وظیفہ بتادیں کہ خواب میں میری بیٹی مجھ سے مل جائے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ ''اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُر'' پڑھ پھر لیٹ جا اور

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جا۔ ربّ کریم تیری مراد پوری فرما دیگا۔ اس عورت نے یہ وظیفہ کیا تو خواب میں اس کی لڑکی اسے نظر آئی۔ مگر اُف خدایا! وہ لڑکی تو عذاب میں مبتلا تھی گندھک کا بد بودار لباس پہنے آگ میں جل رہی تھی، اس کے ہاتھ پاؤں کو آگ کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا وہ چیخ و پکار کر رہی تھی مگر کوئی پُرسانِ حال نہ تھا۔

یہ خواب دیکھ کر وہ عورت چونک کر بیدار ہو گئی اور زار و قطار روتی ہوئی حضرت حسن بصری کی خدمت میں پہنچی اور عرض کی حضور! بہت بہتر تھا کہ میری لڑکی مجھے نہ ملتی، پہلے تو صرف اس کی جدائی کا غم تھا۔ مگر اب اس کی حالت مجھے بے چین کر رہی ہے۔ پھر خواب سنا کر وہ خاتون بے تحاشہ رونے لگی۔ اس عورت کی قابلِ رحم حالت دیکھ کر حضرت حسن بصری بھی آبدیدہ ہو گئے پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا کوئی صدقہ و خیرات کر شاید اللہ تعالیٰ تیری لڑکی کے لئے آسانی پیدا فرما دے۔ چند روز بعد حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ نے خواب دیکھا کہ آپ ایک بہت ہی نفیس اور خوبصورت باغ کی سیر فرما رہے ہیں۔ سیر کرتے کرتے ایک جگہ دیکھا کہ ایک نہایت اعلیٰ قسم کا تخت بچھا ہوا ہے اس پر ایک لڑکی اپنے سر پر نورانی تاج سجائے بیٹھی ہے اور کچھ لڑکیاں اس کے قریب کھڑی باتیں کر رہی ہیں۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس لڑکی نے مجھے دیکھا تو بولی ''حسن آپ نے مجھے پہچانا''؟ میں نے انکار کیا تو اس نے بتایا کہ میں فلاں کی بیٹی، فلاں ہوں''

حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، میں نے کہا کہ تیری ماں نے تو مجھے کچھ اور بتایا تھا، اس نے تو تجھے جہنم میں مبتلائے عذاب دیکھا تھا جبکہ میں اس کے برعکس دیکھتا ہوں، اب میں نہیں جانتا کہ تیری ماں نے جھوٹا خواب دیکھا یا میں غلطی پر ہوں، یہ سن کر وہ لڑکی بولی، حضور جو کچھ میری والدہ نے آپ کو بتایا، سچ وہ بھی ہے اور جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ بھی حقیقت ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ میرے جرم

وعصیاں کے سبب میرا ٹھکانہ وہی تھا کہ جہاں میری ماں نے مجھے دیکھا۔مگر خوش قسمتی سے ایک دن کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی قبرستان کے قریب سے گزرا اور اُس نے درود شریف پڑھ کر اہل قبرستان کو ایصال ثواب کر دیا جس کے صدقہ سے میری اور میرے جیسے ہزاروں دوسرے گنہ گاروں کی بخشش فرما دی گئی۔

(مکاشفۃ القلوب امام غزالی، القول البدیع، سعادت دارین)

حکایت نمبر 6: حضرت ابو محمد جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ اپنے احباب ومتوسلین میں بیٹھے سرد آہ بھر کر فرمایا ''افسوس کہ وہ شاہی باز ہاتھ سے نکل گیا آج چالیس سال ہونے کو ہیں مگر وہ کبھی نہ ملا'' حاضرین نے حیرانی سے پوچھا۔''حضور کون سا باز؟'' تو فرمایا تقریباً چالیس سال پہلے کی بات ہے کہ میں مسجد کے ساتھ والے کمرے میں بیٹھا تھا کہ نمازِ عصر کے بعد وہاں ایک درویش آیا، عجب حالت تھی اس کی بھی چڑھتی ہوئی جوانی مگر رنگ زرد، پریشان بال، آنکھوں میں خمار، ننگا سر، برہنہ پا، وہ آیا وضو کر کے نماز پڑھی اور سر جھکا کر بیٹھ گیا اور درود شریف پڑھنے لگا یہاں تک کہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا، نماز مغرب ادا کی اور گرد وپیش سے بیگانہ اپنی ہی دھن میں مست اس نوجوان نے پھر درود شریف کا وظیفہ شروع کر دیا۔اس دن مدرسہ کے سب طالبعلم درویش بادشاہ کے ہاں دعوت پر مدعو تھے۔ہم سب جب بادشاہ کے ہاں جانے لگے تو میں نے اس سے بھی ساتھ چلنے کو کہا۔اس نے جواب دیا مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں اگر ہو سکے تو ایک روٹی اور تھوڑا سا حلوہ میرے لئے یہیں لیتے آنا۔یہ کہا اور پھر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔میں نے اس کی بات کو کوئی اہمیت نہ دی کہ میں کہاں اس کے لئے روٹی لاتا رہوں گا۔

الغرض ہم سب درویش بادشاہ کے ہاں پہنچے کھانا کھایا نمازِ عشاء ادا کی پھر نعت خوانی شروع ہو گئی کافی رات گئے فارغ ہو کر جب ہم لوٹے تو میں نے دیکھا کہ وہ درویش ابھی تک وہیں بیٹھا درود شریف پڑھ رہا ہے۔

میں نے بھی مصلّیٰ بچھایا اور پڑھنے لگا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ نورانی چہرے والوں نہایت ہی حسین وجمیل لوگوں کا ایک عظیم الشان اجتماع ہے۔ میں نے وہاں کسی سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور یہ اجتماع کیسا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہاں نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم تشریف فرما ہیں اور یہ سب انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام ہیں میں آگے بڑھا اور بارگاہِ رسالت مآب میں سلام عرض کیا تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنا رُخِ انور دوسری طرف فرمالیا اور میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے دوسری طرف حاضر ہوکر سلام عرض کی تو حضور علیہ السّلام نے پھر چہرۂ اقدس پھیر لیا اور میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں ڈر گیا اور عرض کی یا رسول اللہ علیک السّلام مجھ سے کیا کوتاہی ہوگئی کہ آپ ناراض ہو گئے، خدارا مجھے معاف فرمادیں تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''میرا ایک غلام تجھ کو کوئی کام کہے تو تو نخرے کرتا ہے اور اس کی پرواہ ہی نہیں کرتا'' اس کے بعد میں گھبرا کر بیدار ہو گیا۔ اب مجھے احساس ہوا کہ درود شریف پڑھنے والا وہ درویش جسے میں نے معمولی انسان سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا تھا، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں تو اس کا بڑا مقام ہے۔ اب تو میں اس کی جی بھر کے خدمت کروں گا اور کھانا کھلاؤں گا لیکن جب میں اس جگہ پر پہنچا کہ جہاں پر وہ بیٹھا درود شریف پڑھ رہا تھا تو وہ جگہ خالی تھی اور وہ جا چکا تھا مجھے بڑا افسوس ہوا۔ اچانک باہر کے دروازے کے بند ہونے کی آواز آئی، میں نے خیال کیا کہ کہیں وہی درویش نہ ہو۔ میں بھاگ کر گیا دیکھا تو وہی مردِ باخدا تھا اور وہ جا رہا تھا۔ میں نے اسے کئی آوازیں دیں مگر اس نے میری کوئی آواز نہ سنی، پھر میں اس کے قریب گیا اور خوشامد کرتے ہوئے کہا کہ واپس آؤ میں ابھی آپ کو کھانا کھلاتا ہوں۔ تو اس ولی اللہ نے بڑے معنی خیز انداز میں میری طرف دیکھا اور فرمایا ''ہاں ٹھیک ہے جب تک حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلّم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علہیم السلام کے ساتھ میری سفارش نہ فرمائیں تو مجھے روٹی نہیں دے سکتا۔ تیری روٹی کی مجھے ضرورت نہیں اسے اپنے پاس ہی رکھ'' یہ فرمایا اور بڑی شان بے نیازی سے ایک طرف کو چل دیئے۔ اس دن سے لے کر آج تک وہ دوبارہ مجھے نظر نہ آئے۔ (سعادۃ الدارین)

سبق :اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ السّلام کی خصوصی نظر کرم ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کو نظرِ حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے۔

حکایت نمبر 7: درود شریف کے فضائلِ وشرف پر مشتمل کتاب سعادۃ الدّارین میں ہے کہ بغداد میں ایک بہت مالدار صاحبِ دولت تاجر رہائش پذیر تھا، باوجود کثرتِ مال کے وہ عبادت گزار اور بکثرت درود شریف پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اس پر بڑی رحمت تھی، بحری اور برّی راستوں پر اس کے تجارتی قافلے رواں دواں رہتے کہ یکا یک حالات نے پلٹا کھایا اور کاروبار تباہ ہوگیا اور قرضے سر چڑھ گئے اب تو دوست احباب نے بھی آنکھیں پھیر لیں، کسی نے کیا خوب کہا۔ ؎

بوقت تنگ دستی آشنا بے گانہ، مے گردد
صراحی چوں شود خالی جدا پیانہ مے گردد

یعنی غریبی کے وقت اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں۔ دیکھیں گلاس بھی صراحی کے پاس صرف اس وقت تک جاتا ہے جب تک کہ اس میں پانی ہوتا ہے، جونہی صراحی خالی ہو جاتی ہے تو گلاس بھی جدائی اختیار کر لیتا ہے۔ قرض خواہوں نے اس تاجر کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ ایک دن اس کا پرانا شناسا آیا اور اپنا قرض واپس طلب کیا تو تاجر نے معذرت کرتے ہوئے کہا مجھے مہلت دو میں قرض ادا کر دوں گا قرض خواہ نے سختی کی اور دھمکی دی کہ ابھی عدالت میں تیرے خلاف دعوٰی کروں گا ورنہ قرض ادا کر۔ تاجر نے کہا خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کر تو میرا دوست ہے۔ جب تو

ہی ایسا کرے گا تو دوسرے لوگ جو قرض خواہ ہیں وہ بھی بھڑک اٹھیں گے۔ میری قابل رحم حالت پر ترس کھا، مجھے یوں ذلیل نہ کر، مگر قرض خواہ نے اس بچارے تاجر کی کوئی نہ سنی اور عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ عدالت کے قاضی (جج) نے تاجر سے پوچھا ''تم نے اس صاحب سے قرض لیا ہے؟'' تاجر نے کہا ''جی ہاں قاضی نے پوچھا کتنا؟ تاجر نے کہا پانچ سو دینار''۔ قاضی نے پوچھا اب واپس کیوں نہیں کرتا؟ تاجر نے کہا حضور ابھی میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ان کی ایک ایک پائی ادا کر دوں گا'' قاضی نے کہا کوئی ضامن لاؤ جو تمہاری ضمانت دے بصورت دیگر میں تمہیں قید کا حکم دیتا ہوں'' وہ تاجر اپنے کئی پرانے دوستوں کے پاس گیا، منتیں کیں، خدا کا واسطہ دیا مگر کوئی بھی ضمانت دینے کیلئے تیار نہ ہوا پریشان حال تاجر دوبارہ عدالت میں آیا اور قرض خواہ کی منت سماجت کرتے ہوئے کہا بھائی تو مجھ پر اتنی سختی نہ کر خدا کیلئے میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان پر رحم کر اگر میں جیل میں چلا گیا تو میرے بچے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے مر جائیں گے، ان کا کوئی پُرسان حال نہ ہوگا، پھر یہ بھی سوچ کہ اگر میں جیل چلا گیا تو تیرا قرض کیسے ادا کروں گا لیکن اس تاجر کی حالت پر کسی کو رحم نہ آیا اور قرض خواہ نے اسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کر دیا، آخری امید کے طور پر تاجر نے ایک مرتبہ پھر قرض خواہ کے پاؤں پکڑے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے آج کی رات ہی بچوں کے ساتھ گزار لینے دے۔

(شاید بے چارہ سوچتا ہوگا کہ میں جیل چلا گیا تو دوسرے قرض خواہ آئیں گے اور میرے گھر کا سامان اٹھا کر چلتے بنیں گے۔ کوئی آئے گا اور میرے مکان پر قبضہ کر لے گا پتہ نہیں کتنا عرصہ جیل میں رہوں اور جب کبھی رہائی نصیب ہوگی نہ جانے بیوی بچے بھی موجود ہوں گے یا کوئی ان کو اغوا کر کے لے جا چکا ہو گا) تاجر کہہ رہا تھا ''کل میں خود عدالت حاضر ہو جاؤں گا اور پھر یا تو جیل میں میری قبر ہوگی یا اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی سبیل پیدا فرما دے گا۔'' قرض خواہ نے کہا ''ہوسکتا

ہے کہ تو بھاگ جانا چاہتا ہو اس لئے ایک رات کے لئے بھی کوئی ضامن دے'' تاجر نے تھوڑی دیر کے لئے کچھ سوچا پھر بولا ''بھائی اس پورے شہر میں تو مجھے کوئی ضامن نہیں ملا۔ میں تجھے اپنے آقا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں کل ضرور آ جاؤں گا۔'' قرض خواہ بولا ''چلو ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ قاضی صاحب اسے ایک رات کی مہلت دے دیں۔''

عدالت سے ایک رات کی ضمانت پر یہ تاجر گھر آیا تو حالت دیدنی تھی، نہایت غمزدہ چہرہ، آنکھیں سوجی ہوئیں اور انتہائی پریشان حال...... بیوی نے اپنے ہنس مکھ خاوند کی یہ حالت دیکھی تو برداشت نہ کر سکی، سبب پوچھا تو تاجر نے تمام ماجرا کہہ سنایا، غمزدہ بیوی نے خاوند کی بات سنی تو اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ نیک بخت بیوی نے اپنے خاوند کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔ اگر قرض خواہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضمانت منظور کر لی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہماری ضمانت دے دی ہے اس لئے قرض خواہ کے دل میں رحم پیدا ہوا ہے تو جب تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے ضامن ہو گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کوئی سبب بھی پیدا فرما دے گا۔ بیوی کی باتوں نے تاجر کو ایک نیا حوصلہ بخشا، پھر وہ دونوں میاں بیوی بیٹھ گئے اور حضورِ انور رحمتِ کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر پوری محبت کے ساتھ درود پاک پڑھنے لگے اسی دوران تاجر کو نیند آ گئی۔ خدائے ذوالمنن نے اپنی خصوصی رحمت کا نزول فرمایا اور تاجر کی خواب میں غریبوں کے آقا، یتیموں کے ملجاء، فقیروں کے والی، غلاموں کے مولیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے آئے اور فرمایا ''تم صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اسے میرا سلام کہنا اور اسے بتانا کہ میں آج رسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی ضمانت پر باہر ہوں ورنہ عدالت کی طرف سے مجھے قید کا حکم ہے تو میرا قرضہ پانچ سو دینار ادا

کر دے۔ مجھے تیرے پاس خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے۔اور اگر وہ خواب کی سچائی کی دلیل مانگے تو کہنا کہ تم روزانہ رات کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہو آج رات تم کو غلطی لگی اور شک میں پڑ گئے کہ شاید تعداد پوری ہوئی ہے کہ نہیں، حالانکہ تعداد پوری تھی''۔اس کے فوراً ابعد تاجر کی آنکھ کھل گئی وہ خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا، آقا علیہ السلام کی ضمانت اپنا کام دکھا گئی تھی۔صبح نماز فجر کے فوراً ابعد تاجر وزیر مذکور کے مکان پر پہنچا تو وزیر صاحب کہیں جانے کیلئے تیار کھڑے تھے۔تاجر نے جا کر سلام کیا تو وزیر صاحب نے پوچھا کیا کام ہے؟ کہاں سے آئے ہو؟ تاجر نے کہا ''حضور آیا نہیں بلکہ بھیجا گیا ہوں'' کس نے بھیجا ہے؟ ''وزیر نے پوچھا'' تاجر نے کہا ''اللہ تعالیٰ کے نبی (علیہ السلام) نے بھیجا ہے اور پھر خواب کا واقعہ من وعن سنا دیا''، وزیر موصوف اپنی قسمت پہ جھوم اٹھے اور تاجر کو اپنے کمرۂ خاص میں لے گئے اور ایک بہترین جگہ پر بیٹھا کر کہا ''ایک مرتبہ پھر مجھے خواب سناؤ اخلاص ومحبت کا پیکر وزیر خواب سن رہا تھا اور دیوانہ وار درود وسلام پڑھ رہا تھا، خواب کا واقعہ تمام ہوا تو وزیر صاحب اٹھے اور تاجر کی پیشانی کو چوما پھر پانچ سو دینار تاجر کو دے کر فرمایا ''یہ آپ کے بیوی کیلئے ہیں پھر پانچ سو دینار دے کر کہا ''یہ بچوں کیلئے ہیں پھر پانچ سو دینار دے کر کہا یہ آپ کی نذر ہیں پھر پانچ سو دینار دے کر کہا ''یہ قرض چکا دینا'' وہ تاجر یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا۔ نیک بخت بیوی بھی بہت خوش تھی پھر اس رقم سے پانچ صد دینار لئے اور تاجر عدالت میں پہنچ گیا۔ادھر قاضی صاحب نے تاجر کو دیکھا تو استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے اور بڑے احترام سے فرمایا ''اے نوجوان آج رات میں نے خواب دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دے رہے ہیں کہ تیری طرف سے تیرا قرضہ میں ادا کروں اس لئے تم کوئی فکر نہ کرو شاید تم کوئی ولی اللہ ہو۔اور مجھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ میں تمہیں نذرانہ بھی دوں، قرض خواہ یہ منظر دیکھ کر بولا جناب میں نے اپنا قرض

معاف کیا اور پانچ سو دینار اپنی طرف سے ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ خواب مجھے بھی اسی کے ساتھ ملتا جلتا آیا ہے چنانچہ قاضی صاحب نے بھی نذرانہ پیش کیا اور اس قرض خواہ تاجر نے جب گھر آ کر سب رقم گنی تو اس کے پاس چار ہزار دینار جمع ہو چکے تھے۔ (سعادۃ الدّارین مع تصرّف وزیادت)

سبق: اِس ایمان افروز واقعہ سے پتہ چلا کہ ضروری نہیں کہ جو عبادت گزار ہو اور بکثرت درود شریف پڑھنے والا ہو۔ اسے دنیا میں تنگی نہ آئے گی۔ اصل دیکھنے کی بات تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور یہ اتنی بڑی کامیابی ہے کہ اس کے مقابلہ میں دنیا بھر کا سیم وزر بھی کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ دوسرے یہ کہ درود شریف پڑھنے سے رب کریم جلّ شانہٗ مشکلات حل فرما دیتا ہے بشرطیکہ پوری محبت اور دلجمعی کے ساتھ پڑھا جائے۔ اور یہ بھی کہ ہمارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم، اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کی عطا فرمودہ طاقت اور اجازت سے غلاموں کی مشکل کشائی فرماتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ مقروض اگر تنگ دست ہو تو اس سے نرمی کرنا چاہئے ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دِن بارگاہِ ربّ العزّت میں ایک گناہ گار پیش کیا جائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ اسے فرمائے گا ''اے میرے بندے دنیا میں تو اپنے مقروضوں پر بڑی نرمی کیا کرتا تھا اگر وہ تجھ سے مہلت طلب کرتے تھے تو تو بخوشی اُن کو مہلت دے دیا کرتا تھا تیرا یہی عمل مجھے پسند آیا کہ اسی عمل کے طفیل تیرے سب گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔''

حکایت نمبر 8: درود پاک کی بکثرت تلاوت کرنے والوں کو اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ جن انعامات وکرامات سے نوازتا ہے ان کا اظہار کبھی یوں بھی ہوتا کہ'' شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد اہل شیراز میں سے کسی صالح آدمی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں اور بہت ہی نفیس قسم کا لباس پہنا ہوا ہے اور سر پر چمکدار موتیوں سے جڑاؤ تاج رکھا ہوا

ہے اس مردِ صالح نے شیخ احمد سے پوچھا حضرت کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا ربِّ کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بخش دیا ہے'' پوچھا حضور کس عمل کی وجہ سے؟'' تو جواباً فرمایا ''میں حضور شہنشاہِ کون ومکان شفیع مجرماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھا کرتا تھا بس یہی عمل میرے کام آ گیا'' (القول البدیع)

حکایت نمبر 9: امام سخاوی اور دوسرے محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سعد مطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روز سونے سے قبل ایک مخصوص تعداد میں درود شریف پڑھا کرتے تھے، انہوں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اُمت کے والی نبی مکرّم، اُمّی و دقیقہ دان عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کثیراً کثیراً ان کے گھر تشریف لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رُخِ زیبا کی تابانی سے پورا گھر نورٌ علی نور ہے اور در و دیوار خوشبو سے مہک رہے ہیں حضور خاتم الانبیاء محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کمال شفقت ومہربانی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ''محمد بن سعد آگے آؤ میں تمہارے اس مونہہ کا بوسہ لینا چاہتا ہوں کہ جس منہ سے تم مجھ پر بکثرت درود پاک پڑھتے ہو۔'' درود پاک کے شیدائی محمد بن سعد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مجھے حیا آ گئی کہاں میں پُر خطا اور گناہ کا پُتلا اور کہاں سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مگر تعمیل ارشاد کی خاطر اپنا رخسار آگے کر دیا تو نبیٔ رحمت شفیقِ اُمّت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم دائماً ابداً نے رخسار کو چوم لیا۔''

محمد بن سعد مطرف علیہ الرحمۃ چونک کر بیدار ہو گئے، پورا کمرہ ابھی تک معطّر تھا اور رخسار مبارک سے تو خوشبو کی لپٹیں نکل رہی تھیں، خوشبو اتنی تیز تھی کہ کمرے میں سوئی آپ کی بیوی بھی اٹھ بیٹھی اور حیرانی کے عالم میں پوچھا یہ اتنی تیز اور روح پرور خوشبو کہاں سے آ رہی ہے، تو حضرت محمد بن سعد نے خواب کا واقعہ

سنا دیا، آپ کے رخسار سے یہ خوشبو (روزانہ نمازوں کے لئے وضو اور غسل کرنے کے باوجود) آٹھ دن تک برابر آتی رہی۔ سبحان اللہ تعالیٰ۔

(جذب القلوب، زادالسعید، القول البدیع، صلوٰۃ ناصری)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

حکایت نمبر 10: شیخ احمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اقلنسی نے بتایا کہ ایک دن میں حضرت ابوبکر مجاہد (۱) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اتنے میں حضرت شبلی (۲) رحمۃ تعالیٰ علیہ ان کے پاس آئے تو ابوبکر مجاہد کھڑے ہوگئے اور آگے بڑھ کر حضرت شبلی کو گلے لگا لیا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا پھر بڑی محبت کے ساتھ ان کو اپنے قریب بٹھالیا (شبلی کے چلے جانے کے بعد) میں نے حضرت ابوبکر مجاہد علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ حضور، خود آپ بھی اور تمام باشندگانِ بغداد بھی شبلی علیہ الرحمۃ کو دیوانہ خیال کرتے ہیں۔ مگر آج آپ نے شبلی علیہ الرحمۃ سے کیسا سلوک فرمایا ہے؟ تو حضرت مجاہد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ''میں نے تو وہی کچھ کیا ہے جو خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے''۔ پھر فرمایا ''میں سویا ہوا تھا کہ میرے مقدر کا ستارہ چمکا میں نے خواب میں حضور خواجہ کائنات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کی اور دیکھا کہ شبلی علیہ الرحمۃ آرہے ہیں، حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے شبلی علیہ الرحمۃ کو دیکھا تو کھڑے ہوگئے اور ان کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے کر ان کی پیشانی کو چوما۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) شبلی (علیہ الرحمۃ) پہ اس

---

۱ :۔ حضرت ابوبکر مجاہد علیہ الرحمۃ مشہور محدّث اور فقیہہ گزرے ہیں آپ حضرت ابوالعباس احمد بن یحییٰ المعروف ثعلب نحوی (علمِ نحو کے امام) متوفی ۲۹۱ھ کے ہمعصر تھے۔ ۱۲

۲ :۔ پورا نام ابوبکر شبلی ہے مشہور مجذوب ولی اللہ گذرے ہیں اہل بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے تھے۔۱۲

قدرعنایات کا سبب کیا ہے؟ تو فرمایا ''شبلی (علیہ الرحمۃ) ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ط [1]

اور پھر مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے یہ عمل مجھے محبوب ہے۔

(جذب القلوب، جلاء الافہام بستان العارفین، القول البدیع فی الصلوٰت الحبیب الشفیع)

حکایت نمبر 11: حضرت محمد ابن المکند ر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طواف کعبہ کرتے ہوئے ایک ایسے نوجوان کو دیکھا کہ جو ہر قدم پر درود شریف پڑھ رہا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ''اے نوجوان تم تسبیح وتہلیل کو چھوڑ کر صرف درود شریف ہی کیوں پڑھ رہے ہو؟ اس آدمی نے قدرے سخت لہجہ میں پوچھا۔ ''تم کون ہو مجھ سے پوچھنے والے'' آپ نے فرمایا۔ سفیان ثوری ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟'' تو اس نوجوان نے کہا ''اگر آپ مردِ باخدا نہ ہوتے تو میں یہ راز کبھی بھی آپ کو نہ بتاتا، ہوا یوں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کیلئے آرہا تھا کہ راستہ میں ایک جگہ میرے والد صاحب سخت بیمار ہو گئے میں نے مقدور بھر علاج کی کوشش کی مگر میں ان کو موت کے زبردست پنجہ سے نہ بچا سکا۔ موت کے فوراً بعد میرے والد صاحب کا چہرہ (معاذ اللہ تعالیٰ) بگڑ گیا اور رنگ سیاہ ہوگیا، میں نے یہ حالت دیکھی تو سخت گھبرا گیا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن پڑھتے ہوئے اپنے باپ کا چہرہ ڈھانپ دیا مجھ پر تو مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا کہ ایک تو حالت مسافرت میں باپ مر گیا اور دوسرے یہ کہ اس کا چہرہ بگڑ گیا، غم سے نڈھال روتے روتے مجھ پر بے ہوشی سی طاری ہوگئی یا شاید میں سو گیا اچانک کیا دیکھتا

---

[1]:- یہ سورۃ التوبہ کی آخری سے پچھلی آیہ مبارکہ ہے، بعض کتابوں میں سورۃ التوبہ کی آخری دونوں آیات یعنی لقد سے لیکر ''رب العرش العظیم'' ختم سورۃ تک درج ہے۔ ۱۲

ہوں کہ ایک نہایت ہی حسین وجمیل اور روشن چہرے والے ایک صاحب تشریف لائے، اتنی خوبصورت شخصیت میں نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔ ان کا لباس سفید تھا اور وجود مسعود سے خوشبو کی لہریں اٹھ رہی تھیں، وہ تشریف لائے اور میرے والد صاحب کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور دستِ مبارک سے اشارہ سا فرمادیا۔ اشارہ کرتے ہی میرے باپ کا چہرہ چاند کی طرح چمکنے لگا پھر وہ جب واپس تشریف لے جانے لگے تو میں نے ان کے دامن اطہر کو پکڑ کر عرض کیا ''اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ نے آپ کی برکت سے میرے باپ کی عزت رکھ لی ہے آپ نے اس غریب الوطنی میں مجھ ناچیز پر بڑا اکرم فرمایا ہے میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟''

انہوں نے فرمایا ''تم مجھے نہیں پہنچانتے؟ میں اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا نبی صاحبِ قرآن، شفیع مجرماں (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کثیرً اکثیرا) ہوں۔ تیرا باپ اگر چہ گنہگار تھا مگر مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اس نے مجھ سے مدد طلب کی ربّ کریم کے حکم سے میں آیا اور اس کا چہرہ درست کر دیا۔'' پھر فرمایا۔ ''ہر وہ شخص جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے میں اس کا مددگار رہوں گا۔'' اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اپنے باپ کا چہرہ دیکھا تو واقعی وہ سفید اور خوبصورت ہو چکا تھا۔ ''سفیان فرمایئے اب درود شریف نہ پڑھوں تو اور کیا پڑھوں؟'' (مکاشفۃ القلوب)

حکایت نمبر 12: مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی نے کتاب ''فجر منیر'' سے نقل فرمایا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے اپنا ذاتی قصہ سنایا کہ میں ایک مرتبہ بحری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ جہاز کو طوفان نے آن گھیرا، طوفان اتنا شدید تھا اور انتہائی خوفناک بھی کہ خدا کی پناہ! سمندر میں بڑی بڑی موجیں اٹھ رہی تھیں اور جہاز ایک بے حقیقت تنکے کی طرح اُچھل رہا تھا۔ سب مسافر سخت مضطرب تھے، عورتیں اور بچے چیخ وپکار کر رہے تھے۔ جہاز کپتان کے کنٹرول سے

بالکل باہر ہو چکا تھا۔ایک قیامت کا سماں تھا،افراتفری کا عالم تھا۔موت اپنا دہشتناک مونہہ کھولے سب کونگل جانے کی تیاری کر چکی تھی، تیز ہوا کے زبردست تھپیڑے،موسلا دھار بارش،اس کے ساتھ ساتھ بادل کی سخت گرجدار دھاڑ نے جیسی آواز اور بجلی کی چمک جگر کو پاش پاش کر رہی تھی۔ کپتان سے لیکر ادنیٰ مسافر تک سب ڈوبنے کیلئے تیار تھے کہ نہ جانے کس لمحے جہاز غرق ہو جائے کہ غیر متوقع طور پر مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی اور میں گہری نیند کی آغوش میں چلا گیا۔کیا دیکھتا ہوں کہ بے سہاروں کے سہارا اُمّت کے والی حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے اور فرما رہے ہیں ''موسیٰ سب مسافروں سے کہو کہ تنجینا درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھیں یعنی یوں پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo [1]

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ بیدار ہوتے ہی میں نے بہ آواز بلند سب مسافروں کو اپنا خواب سنایا تو سب نے مذکورہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا ابھی صرف تین سو مرتبہ ہی درود شریف پڑھا تھا کہ الحمدللہ طوفان تھم گیا، ہوا موافق ہوگئی اور

---

[1]:۔اس درود پاک کو'' تنجینا '' کہتے ہیں اس کا ترجمہ ہے:۔اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو درود بھیج ہمارے مولیٰ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ایسا درود کہ جس کے وسیلہ سے تو ہمیں آفتوں اور تمام مصیبتوں سے نجات عطا فرما اور اس درود کے وسیلہ سے تو ہماری تمام حاجتوں کو پورا فرما دے اور اس کے وسیلہ سے ہمیں تمام گناہوں سے پاک فرما دے اور اس درود پاک کے صدقہ سے اپنے حضور ہمارے درجات بلند فرما اور اس درود پاک کے صدقہ سے زندگی کی حالت میں اور مرنے کے بعد ہم سب کو نیکیوں اور تمام بھلائیوں کے بلند ترین درجات پر پہنچا دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۲

سب کی جان میں جان آئی۔(محبوب القلوب، روضہ الاحباب، مطالع المسرات، روح البیان وزادالسعید از مولٰینا اشرف علی تھانوی ص ۱۰۶۹)

فائدہ: اکثر بزرگانِ دین ہر قسم کی مشکلات کے حل کے لئے اس درود شریف کے پڑھنے کا ارشاد فرماتے ہیں اور اکثر نے اپنے تجربے نقل فرمائے کہ مشکلات کے حل کیلئے یہ درود شریف تیر بہدف ہے، علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حضور پڑھے گئے درود شریف کے صدقہ اور وسیلہ سے مانگی ہوئی بہت جلد قبول ہوتی ہے اور درود شریف پڑھنے سے مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے آقا رسولِ مکرم رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بِاذنِ اللہ تعالیٰ مشکل میں دستگیری فرماتے ہیں اور امت کے حال سے بِاذنِ اللہ تعالیٰ واقف ہیں۔ان سب باتوں کی تصدیق برصغیر پاک وہند کی مشہور ہستی مولٰینا اشرف علی تھانوی صاحب نے فضائل درود شریف پر مشتمل اپنی کتاب ''زادالسعید'' میں مذکورہ واقعہ نقل فرما کر کی ہے، علاوہ ازیں مولانا اشرف علی تھانوی نے'' زادالسعید'' اور''نشر الطیب'' میں کئی ایسے واقعات نقل کئے ہیں کہ جن سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارے آقا رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم باذن اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کے حالات سے واقف بھی ہیں اور بعد از وصال مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں۔

بَلَغَ العُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

باب پنجم

درود وسلام کے چند ایک صیغے!

درودِ پاک کون سا پڑھا جائے؟ اس میں کوئی خاص پابندی نہیں، بزرگان دین سے بہت سے درود شریف منقول ہیں اور ہر ایک کے بے شمار فضائل ہیں۔ بعض حضرات جو یہ فرماتے ہیں کہ سوائے درودِ ابراہیمی کے (کہ جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) کوئی دوسرا دُرود شریف پڑھنا جائز نہیں بلکہ بدعت ہے، وہ سخت ترین غلطی پر ہیں شاید انہوں نے کبھی یہ بات نہیں سوچی کہ وہ درودِ پاک جو دن رات محدثین وواعظین اور سب اہل ایمان بکثرت پڑھتے ہیں بلکہ کتب احادیث و سیرت میں سب سے زیادہ جو درود شریف لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ وہ ''صلّی اللہ علیہ وسلم'' یا ''صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم'' ہے حالانکہ یہ درود پاک حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زبانِ وحی ترجمان سے ارشاد فرمودہ نہیں بلکہ بعد کی ایجاد ہے، چونکہ یہ نہایت مختصر اور جامع انداز میں رب کریم جلّ شانہٗ کے حکم ذی شان صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۱) پرعمل کرنے کی کوشش ہے اس لئے یہ نہایت ہی مقبول و معمول ہے اور جہاں تک درود ابراہیمی کا تعلق ہے بلا شک وشبہ یہ درودِ پاک بہت ہی اعلیٰ وارفع اور باعثِ فضیلت ہے کیونکہ اس کی تعلیم خود حضور انورِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مخصوص سوال کے جواب میں فرمائی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد گرامی کا مفہوم ہے کہ ''میرے بندے بہرے اور گونگے ہو کر آیاتِ مبارکہ پر نہیں گر پڑتے''، یعنی یوں نہیں کہ سمجھے بغیر ہی عمل شروع کر

---

۱ :۔ (اے ایمان والو) ''تم اُن (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام پیش کرو۔'' ۱۲

دیتے ہیں بلکہ خوب اچھی طرح سمجھ کر عمل کرتے ہیں، اس لئے اس سوال کو دیکھتے ہیں جو سائل نے بارگاہِ رسالت مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں پیش کیا اور جس کے جواب میں حضور سیّدالکونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے درود ابراہیمی ارشاد فرمایا۔

حضرت سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد البشر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ عالیہ میں عرض کیا گیا کہ:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ قَا لَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ (بخاری شریف)

ترجمہ : یارسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے ہیں لیکن صلوٰۃ (درود) کس طرح بھیجیں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا یوں کہو اے اللہ تعالیٰ تو درود بھیج حضرت محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) اور حضرت محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے اے اللہ تعالیٰ تو برکت فرما حضرت محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر اور حضرت محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی آل پر جس طرح تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔'' (بخاری شریف)

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں عرض کیا کہ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا السَّلَامُ عَلَيْکَ عَرَفْنَا ہٗ فَکَيْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَيْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اَبْرَاھِيْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِيْمَ . (بخاری)

ترجمہ : یارسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآ لہٖ وسلّم) یہ آپ پرسلام بھیجنا تو ہم اچھی طرح جان گئے ہیں لیکن فرمائیے کہ اگر ہم درود بھیجنا چاہیں تو کیسے بھیجیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا یوں کہو، اَللّٰھُمَّ......الخ

(ترجمہ)اے اللہ تعالیٰ تو درود بھیج حضرت محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآ لہٖ وسلّم) پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جسطرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآ لہٖ وسلم) پر اور حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآ لہٖ وسلم) کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔''

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ خیر الانام علیہ الصّلوٰ ۃ والسّلام میں عرض کیا گیا کہ آ قا (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآ لہٖ وسلّم) ارشاد فرمائیے۔

کَيْفَ نُصَلِّی عَلَيْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرٰھِيْمَ فِیْ الْعٰلَمِيْنَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا عَلِمْتُمْ. (صحیح علی شرط البخاری والمسلم)

ترجمہ: ہم آپ پر کس طرح درود شریف بھیجیں تو فرمایا'' یوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍوَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالِمینَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.

اور سلام وہی ہے جو کہ تم جان چکے ہو۔(یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم کی شرطوں کے موافق صحیح ہے۔)

احادیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ میں مذکورہ الذکر احادیث مبارکہ کے ساتھ ملتی جلتی بہت سی روایات ہیں اور ان میں درود ابراہیمی تھوڑے تھوڑے اختلاف کے ساتھ مذکور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آیہ مبارکہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

نازل ہوئی کہ جس میں اہلِ ایمان کو صلوٰۃ وسلام (درود وسلام) بھیجنے کا حکم دیا گیا تو شمع رسالت کے پروانے صحابہ کرام علیہم الرضوان بارگاہ سیّد الانس والجان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں حاضر ہو ہو کر صلوٰۃ (درود) بھیجنے کا طریقہ پوچھنے لگے کیونکہ سلام کا طریقہ تو وہ پہلے سے جانتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو سیکھا چکے تھے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت جابر، حضرت ابو سعید خدری وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہم کو تشہد (التّحیات) اسی طرح سیکھاتے اور تعلیم فرماتے تھے جس طرح کہ قرآن پاک کی سورۃ'' (الحدیث) چونکہ التحیات شریفہ میں ''سلام'' ہے اور التحیات ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے جبکہ نماز مکہ مکرمہ میں معراج کی رات میں فرض ہو چکی تھی اور درود شریف کا حکم مدینہ طیبہ میں آنے کے بعد ملا اسی لئے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم رضوان نے عرض کیا کہ "ھٰذَا السَّلَامُ عَلَیْکَ عَرَفْنَاہٗ "(بخاری)

یعنی یہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم پہلے ہی جانتے ہیں کہ (التحیات میں پڑھتے رہتے ہیں) درود اب سکھا دیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اس گذارش کی حضور علیہ السلام نے تردید نہیں فرمائی بلکہ تصدیق فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔"

"وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ" (الحدیث) "یعنی سلام وہی ہے جس کا تمہیں علم ہے" اور درود یہ ہے، یہ فرما کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف سوال کرنے والوں کو ایک ہی مفہوم کا مختلف الفاظ میں درود شریف سکھا دیا۔ جو اس چیز کا ثبوت ہے کہ درود پاک کے الفاظ مختلف ہو سکتے ہیں (مگر ایسے نہ ہوں کہ بارگاہِ الوہیت یا بارگاہِ رسالت میں توہین کا پہلو نکلے)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضور سیّد کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے التّحات شریفہ میں کس انداز سے سلام پیش کرنا سکھایا۔ بخاری شریف اور نسائی شریف میں الفاظ التحیات اس طرح درج ہیں کہ

☆......اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (بخاری، نسائی)

سنن نسائی کی دوسری روایت اور مسلم شریف میں یوں ہے:۔

☆......اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (نسائی و مسلم)

نسائی شریف کی ایک اور روایت میں ہے۔

☆...... بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَسْئَالُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ النَّارِ (نسائی شریف)

☆...... اَلتَّحِیَّا تُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (ابوداؤد)

بہت سی احادیث مبارکہ میں سے صرف پانچ احادیث مبارکہ اس جگہ نقل کی گئی ہیں جن سے دراصل یہ بتانا مقصود ہے کہ (عربی عبارات (یعنی تشہد) کو پڑھ کر دیکھیں) درود ابراہیمی کی طرح التّحیات شریفہ کے الفاظ بھی مختلف ہیں اوران میں سنت کے مطابق کمی بیشی درست ہے مگر ایک چیز قدرِ مشترک ہے وہ یہ کہ صیغۂ ندا یعنی لفظ ''یا'' کے ساتھ بارگاہِ خیرالانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں سلام عرض کرنا۔

مثلاً اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ یا پھر یوں کہ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ. مفہوم دونوں جملوں کا ایک ہی بنتا ہے کہ ''یا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ پر سلام ہو'' اور یہ بھی ثابت ہوا کہ التّحیات شریفہ میں یہ سلام عرض کرنا بطور حکایت معراج نہ ہو بلکہ بطور حقیقت واقعی ہو کیونکہ خود حضور سرورِ کائنات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمادیا کہ وَ السَّلَامُ کَمَاعَلِمْتُمْ، یعنی سلام وہی ہے جو تم جانتے ہو۔

اسی لئے احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ' کہنے سے پہلے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شکل مبارکہ کو اپنے دل کے آنگن میں جلوہ گر تصور کر اور سچ جان کہ تیرا سلام آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پہنچتا ہے اور آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تجھے مکمل جواب دیتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین)

اس سے پتہ چلا کہ اگر کوئی جذب وشوق اور محبت والفت کے دریا میں غوطہ زن ہوکر صیغہ نداء سے درودسلام پڑھے تو کوئی ممانعت نہیں بلکہ حدیث پاک سے پڑھنا ثابت ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب اپنی تصنیف۔''شکر النعمة بذكر رحمة الرحمة ''میں تحریرفرماتے ہیں کہ''یوں جی چاہتا ہے کہ درود شریف زیادہ پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ میں کہ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْ لَ اللّٰہِ (ملاحظہ ہوشکرالنعمۃ بذکر رحمۃ ص ۱۸)

مولانا محمد زکریا صاحب سہارن پوری اپنی مشہور کتاب''تبلیغی نصاب'' کے حصہ فضائل درودشریف میں رقمطراز ہیں کہ''بندہ کے خیال میں اگر چہ ہر جگہ درودو سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ وغیرہ کے ساتھ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔اسی طرح آخر تک السّلام کے ساتھ الصّلٰوۃ کا لفظ بھی بڑھادے تو زیادہ اچھا ہے۔(تبلیغی نصاب [۱])

درودِابراہیمی اورالسّلام علیک

اَیُّهَا النَّبِیُّ کےعلاوہ درودوسلام کے چندایک صیغے!

(۱)......اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَاتَبْقٰی صَلٰوۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرْکَۃٌاَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ ط

---

[۱] :۔افسوس صدافسوس کہ تبلیغی نصاب کے نئے ایڈیشن سے یہ عبارت ہی نکال دی گئی ہے۔ ۱۲

اس درودِ پاک کے فضائلِ اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۲)......اس کتاب کے صفحہ نمبر ۵۸ پر حضرت ابوبکر مجاہد اور حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا واقعہ درج ہے۔اسی واقعہ کو ابن قیّم نے ''جلاء الافہام'' اور مولانا محمد زکریا نے تبلیغی نصاب میں نقل فرمایا ہے، اس میں یہ زیادہ ہے کہ (واقعہ اسی کتاب کے صفحہ ۷۴ پر دیکھیں) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' (میں شبلی سے اس لئے محبت کرتا ہوں کہ یہ) ہر فرض نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَ کُمْ آخر تک پڑھتا ہے۔ پھر تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) ابوبکر مجاہد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ خواب دیکھنے کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے پوچھا کہ نماز کے بعد تم کیا پڑھتے ہو تو انہوں نے وہی بتایا جو کہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرما چکے تھے۔ (جلاء الافہام، تبلیغی نصاب)

تنبیہ: مذکورہ درود شریف میں صرف صلوٰۃ ہے، سلام نہیں ہے اس لئے ساتھ لفظ سلام کا اضافہ نہایت مفید ہے۔

(۳)......حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت کے لئے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (۱) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکیزگی کے ساتھ نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر بڑے ادب واحترام کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف مونہہ کر کے بیٹھے اور دربارِ خداوندی میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت زیبا کا سفید وشفاف لباس

---

۱ :۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ بڑے مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ آپ مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی کے پیر ومرشد ہیں۔ ۱۲

اور سبز پگڑی اور منور و تاباں رخِ انور کے ساتھ تصور کرے اور (پوری محبت سے) اَلصَّلٰوۃُ والسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کی داہنی طرف ضرب لگائے اسی طرح الصَّلٰوۃُ والسَّلامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کی بائیں طرف اور الصَّلٰوۃُ والسَّلامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ کی ضرب مقامِ دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھتا رہے۔ اس کے بعد طاق عدد (۱) میں جتنا بھی ممکن ہو سکے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّی عَلَیْہِ.
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ .اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَحِبُّ وتَرْضَاہُ ۔

جب نیند آئے تو اکیس مرتبہ سورۃ النّصر پڑھ کر جمالِ مبارک کا تصور کرے، درود شریف پڑھتے ہوئے سر قلب کی طرف مونہہ قبلہ کی طرف کر کے داہنی کروٹ لیٹے اور الصَّلٰوۃُ والسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھ کر اپنی داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ یہ عمل جمعہ یا دوشنبہ (پیر) کی رات کو کرے۔ اگر چند بار یہ عمل کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا۔ (ضیاء القلوب ص ۴۱)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ اپنی اسی کتاب میں ایک اور طریقہ بھی درج فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ ''رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور (جھومتے ہوئے) داہنی طرف یا احمد اور بائیں طرف یا مُحَمَّد، یارَسُوْلَ اللّٰہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) ایک ہزار بار پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ بیداری یا خواب میں (حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی زیارت نصیب ہوگی۔ (ضیاء القلوب ص ۴۵)

---

۱ :۔ طاق عدد سے مراد ہے ایک، تین، پانچ، سات وغیرہ جو دو پر تقسیم نہ ہو۔

(۴)......اَللّٰھُمَّ رَبُّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبُّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ اِقْرَاء مُحَمَّدٍ مِنِّیَ السَّلَامَ. اس درود پاک کی فضیلت اسی کتاب کے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۵)......(**درودِ تنجینا**)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتُ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo

اس درود پاک کے فضائل اسی کتاب کے ص ۷۷-۷۸ پر ملاحظہ فرمائیں

(۶)......اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّی عَلَیْہِ ط.

اس درود شریف کی فضیلت اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۵۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۷)......حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہتا ہو کہ اس کے ثواب کو بڑے پیمانہ میں ناپا جائے وہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ وَاَھْلِ بَیتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاَزْوَاجِہٖ وَاُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَتِہٖ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ط

(۸)......شیخ ابو المواہب شاذلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور سیّد

الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت باسعادت سے نوازا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’ابوالمواہب تم مجھ پر درود کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا کہ میں مختصر درود شریف پڑھ لیتا ہوں (تاکہ زیادہ پڑھ لوں) تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا درود تامہ پڑھا کرو خواہ اول وآخر ایک ایک مرتبہ ہی پڑھ لیا کر پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ درود تامہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِ نَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمِ فِیْ الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَا تُہٗ.ط (سعادۃ الدارین)

(۹)......حضرت سیّدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ’’جو چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے تو وہ اہل بیت پر درود شریف اس طرح پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَا ھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ط.

(۱۰)......حضرت سیّدنا انس وحضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے منقول ہے کہ جو شخص (ہر) جمعۃ المبارک کو یہ درود شریف 80 مرتبہ (پابندی سے) پڑھے تو ربّ کریم اس کے کئی برس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ن النَّبِیِّ الْاُمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا.

(۱۱)......حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص یہ (ذیل کا) درود شریف پڑھے تو اس کا ثواب **70** فرشتوں کو ہزاروں (دنوں) تک مشقت میں ڈال دے گا۔ (یعنی فرشتے اس درود خوان کے لئے ثواب درج کرتے رہیں گے) **جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدٍ** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) **مَاھُوَ اَھْلُہٗ.**

(۱۲)......روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انتقال فرما جانے کے بعد خواب میں دیکھا تو عرض کیا ''فرمایئے ربّ کریم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا'' تو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ''اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ نے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھے (شافعی کو) احترام کے ساتھ جنت میں پہنچا دیا جائے اور یہ سب کچھ اس درود پاک کی برکت سے ہوا۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہٗ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ** (حصن حصین' 'فضائل درود شریف)

بارگاہِ خیرالانام صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں پیش کئے گئے درود وسلام کے صیغے اس قدر زیادہ ہیں کہ اُن سب کا احاطہ کرنا طاقتِ انسانی میں (بظاہر) ناممکن نظر آتا ہے۔ اُن میں بعض تو نہایت مشہور ومعروف ہیں، مثلاً درودِ تاج، درود ہزارہ، درود لکھی وغیرہ اور بعض ایسے ہیں کہ جو عام لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ ہیں بہرحال شائقین ومحبین درود وسلام کے لئے ''دلائلِ الخیرات''، افضل الصّلوٰت اور انوار الحق فی الصّلاۃ علی سیّدِ الخلق'' کا مطالعہ آبِ حیات سے کم نہیں!!

حرفِ آخر

درودِ پاک سے پورا فائدہ اٹھانے کا طریقہ!

اے میرے آقا رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سچے غلاموں! یقیناً آپ کی خواہش ہوگی کہ کل بروزِ محشر آپ کو حضورِ اکرم شفیعِ معظّم رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا قرب اور شفاعت نصیب ہو۔ اس مقصد کے حصول کیلئے درود پاک ایک بہترین وظیفہ ہے مگر یہ خیال ضرور رکھیں کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے:

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ

(مشکٰوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسُنہ)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کوئی بھی کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک اس کی تمام تر خواہشات اس (قرآن وسنّت) کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔''

محترم قارئین کرام! آپ اپنے حالات پر غور فرمائیں کہ کیا آپ کی زندگی کے شب وروز حضور اکرم نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کے تابع ہیں؟ کہیں ایسے تو نہیں کہ ابلیس لعین نے اپنے داؤ فریب چلا کر آپ کو آپ کی خواہشات نفسانیہ کے تابع کر دیا ہو، اگر خدانخواستہ ایسے ہے تو خدارا اپنی حالت سنوارنے کی طرف ضرور توجہ دیں، ورنہ مرنے کے بعد کفِ افسوس ملنے کا کیا فائدہ ؎

وقت پر کافی ہے قطرہ آب خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت برسا مینہہ تو پھر کس کام کا

نیز ہمارے آقا رسولِ کریم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ الْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

(متفق علیہ مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا'' اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے(۱) گواہی دینا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) اور نماز کا قائم کرنا (۳) اور زکوٰۃ کا ادا کرنا (۴) اور حج کرنا (۵) اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

قارئین کرام! دیکھئے کہیں خدانخواستہ آپ نے ان میں سے کسی ایک بنیاد کو برباد تو نہیں کر دیا؟ یا کمزور تو نہیں کر دیا؟

ان میں سے کلمہ طیّبہ کے بغیر تو ایمان متصوّر ہی نہیں ہوتا اور نماز کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مشہور فرمانِ ذیشان ہے کہ۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ. یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔(معاذ اللہ تعالیٰ)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا قسم ہے اس خدا تعالیٰ کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں۔ پس اذان دی جائے اور میں کسی آدمی سے کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے

پھر ایسے لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے ان کے گھر کو آگ لگا دوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

اللہ اکبر! یہ ارشاد مبارک اس ہستی کا ہے کہ جسے ربّ کریم ورحیم نے رحمۃٌ اللعالمین بنایا ہے۔وہ ذات بابرکات جو کل بروزِ محشر ہم گنہگاروں کا آخری سہارا ہے۔ اگر نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے خدانخواستہ ہمارے آقا رسولِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی ہم سے ناراض ہو گئے تو پھر ہمارا پرسانِ حال کون ہوگا؟

مذکورہ حدیث پاک میں تیسری چیز زکوٰۃ ہے جس کی ادائیگی کا حکم قرآن پاک میں کم وبیش چوراسی (۸۴) جگہ دیا گیا ہے۔زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو قیامت کے دن سخت ترین ذلت وخواری کی وعید سنائی گئی ہے۔حضور علیہ السلام کے ارشادِ گرامی کا مفہوم ہے کہ زکوٰۃ چور کا مال قیامت کے دن نہایت زہریلا سانپ بن کر زکوٰۃ چور کو کاٹے گا اور اس کے منہ کو چیر کر رکھ دے گا۔حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔''کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں، جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا،اس کی نماز بھی قبول نہیں۔(زواجر)

حدیث پاک کے مطابق چوتھی چیز یعنی اسلام کا چوتھا رکن حج ہے جو کہ صاحبِ استطاعت پر عمر بھر میں صرف ایک دفعہ ہی فرض ہے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جس کے پاس راستے کا خرچہ بھی ہو اور سواری کا انتظام بھی ہو، جو بغیر کسی رکاوٹ کے بیت اللہ تک جا بھی سکتا ہو پھر بھی حج نہ کرے تو اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔(مشکوٰۃ،ترمذی)

خدا کی پناہ!

کس قدر ناراض ہیں حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس بدنصیب سے کہ جس میں مالی اور جسمانی طاقت بھی ہے اور بیت اللہ شریف جا بھی سکتا ہے مگر پھر بھی نہیں جاتا اس لئے ہر مسلمان جو بھی طاقت رکھتا ہو ضرور حج کرے۔

پانچویں چیز یا رکن، رمضان المبارک کے روزے ہیں، بلا عذر رمضان المبارک کے روزے چھوڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ صاحبِ زواجر نے حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فتویٰ نقل فرمایا کہ بلا عذر روزہ چھوڑنے والے کا خون حلال ہے حاکمِ وقت کو چاہئے کہ ایسے نابکار کو قتل کردے (زواجر)

حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کا ایک روزہ بھی ترک کردے، بشرطیکہ اسے کوئی مرض یا عذر نہ ہو تو وہ اگرچہ پوری زندگی بھی روزے رکھے مگر (ثواب میں) رمضان کے روزے کا بدلہ نہیں ہو سکتے۔ (ترمذی شریف)

ان پانچوں چیزوں یا ارکان کے علاوہ حقوق العباد کا بھی خیال رکھنا چاہئے، حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے (ایک مرتبہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے) فرمایا کہ تم جانتے ہو مفلس (غریب ونادار) کون ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ مفلس وہ ہے جس کے پاس مال ودولت نہ ہو!

آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا نہیں بلکہ میری اُمت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا ثواب لئے ہوئے آئے گا (یعنی اس کے پاس نیکیوں کا انبار ہوگا۔ اور اسے اپنی نیکیوں کے بل بوتے پر

یقین ہوگا کہ وہ اہلِ جنت میں سے ہے) مگر اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کی غیبت کی ہوگی، کسی کو ناحق قتل کیا ہوگا، کسی پر ظلم کیا ہوگا، کس کا ناحق مال کھایا ہوگا۔ (وہ سب لوگ بارگاہِ ربّ العزّت میں حاضر ہوکر انصاف کے طالب ہوں گے تو پھر رب العزت ذوالجلال کے حکم سے) اس کی سب نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کردی جائیں لیکن جب سب کی نیکیاں ختم ہوجائیں گی (اور ابھی بھی کئی مظلوم باقی ہوں گے) تو اُن کے گناہ اس ظالم کے کھاتے میں ڈال دیئے جائیں گے (چنانچہ جہاں پہلے نیکیوں کا انبار لگا ہوا تھا وہاں اب گناہوں کا ڈھیر لگ جائے گا) پھر اس ظالم بدبخت کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

(مکاشفۃ القلوب امام غزالی)

اے میرے عزیز بھائی! اپنے آپ کو ان مہلکات یعنی تباہ و برباد کردینے والی چیزوں سے بچا، ظالم نہ بن بلکہ اگر تیرے اندر قوت ہو تو اٹھ اور مظلوم کی مدد کر کیونکہ ربّ کریم کی رضا کے لئے جہاد کرنا تیرے آباؤ اجداد کا شیوہ ہے اور جہاد کو ترک کرنا دینا عذابِ خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے کیونکہ قرآن کریم میں سورہ التوبہ کی آیت نمبر۲۴-۲۳ میں ارشادِ ربّانی کا ترجمہ ہے: (یارسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ فرما دیجئے کہ (اے لوگو) اگر تمہارے ماں باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت، کہ جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ مکان اگرچہ یہ چیزیں تم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) اور اس کی راہ میں جہاد کرنے۔ (یعنی کفّار سے لڑنے) سے زیادہ محبوب و پیاری ہوں تو پھر (اے بدنصیبو!) انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تبارک

وتعالیٰ (اپنے قہر وغضب کا) حکم تم پر نازل فرما دے اور (یہ بات ذہن نشین کرلو کہ) اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت عطانہیں فرماتا۔ (پ۱۰ سورہ التوبہ)

یہ ایک حقیقت ہے کہ جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے ربّ کریم اس کو ذلیل وخوار فرما دیتا ہے (معاذ اللہ تعالیٰ)

محترم قارئین کرام! آپ نے اس کتاب کو پڑھا، آپ سے گذارش ہے کہ اس پر عمل کریں اور مجھ غریب وناتواں کے لئے بارگاہِ ربّ العزّت میں حسنِ خاتمہ اور حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت وشفاعت کی دعا ضرور فرما دیں۔ خدا تعالیٰ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بجاہِ سَیّد المرسلین صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم

اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ اِلٰی یوم الدین ......

یکے از غلامِ غلامانِ خیر الانام

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

سیّد محمد سعید الحسن شاہ عفی عنہٗ

۲۴ شوال المکرّم ۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۷ اپریل ۱۹۹۳ء